

وہابی توحید

حسبِ فرمائش

پیرِ طریقت، راہبرِ شریعت حضرت صاحبزادہ

پیر محمد شفیع قادری علیہ الرحمۃ

سجادہ نشین دربارِ عالیہ غوثیہ ڈھوڈا شریف (گجرات)

مؤلفہ

ابو العلاء محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی علیہ الرحمہ

ناشر

قادری کتب خانہ تحصیل بازار ۹۰ سیٹھی پلازہ سیالکوٹ



وہابی توحید

حسب فرمائش

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت صاحبزادہ

پیر محمد شفیع قادری علیہ الرحمۃ

سجادہ نشین دربار عالیہ غوثیہ دھوڑا شریف گجرات

مؤلفہ

ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

مدیر اعلیٰ ماہنامہ ماہ طیبہ سیالکوٹ

خطیب جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ سیالکوٹ

الناشر

قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ شہر

۹۰ سیٹھی پلازہ سیالکوٹ فون ۵۹۱۰۰۸

نام کتاب ——— وہابی توحید

تالیف ——— مولانا علامہ ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری

ناشر ——— محمد حامد ضیاء

قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ

۹۰ سیٹھی پلازہ سیالکوٹ فون ۵۹۱۰۰۸

ٹائیٹل ——— محمد ارشد سلیم قادری (چنوں مم)

قیمت ———

فون نمبرز

دفتر ۵۹۱۰۰۸

رہائش ۵۸۶۶۷۳

دعوت غور وفکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

دیوبندی اور اہلحدیث حضرات اہل سنت وجماعت کے احباب پر شرک وکفر کے فتووں کی بوچھاڑ کرتے ہیں اور جو شرک نہیں اس کو بھی وہ شرک قرار دیتے ہیں۔ اس کے لیے وہ توحید کا سہارا لیتے ہیں۔

اہلسنت وجماعت حضرات کو بھی شرک سے نفرت ہے بلکہ مشرکین کا قلع قمع اولیائے کاملین نے ہی کیا ہے مثلاً داتا گنج بخش علی ہجویری، حضرت غوث اعظم شیخ سید عبدالقادر جیلانی، سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی، خواجہ فرید الدین گنج شکر، سید الطائفہ ابوالحسن خرقانی، سلطان محمود غزنوی، سلطان العارفین امام علی الحق، تارک السلطنت خواجہ جہانگیر سمنانی وغیرہم علیہم الرحمۃ کے حالات کے مطالعہ سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے۔ یہ سب کے سب اہلسنت وجماعت کے ہی اکابر ہیں۔

دیوبندی اور اہلحدیث حضرات کا خیال ہے کہ توحید کو ہم ہی سمجھتے ہیں۔ اور توحید پر صحیح ایمان ہمارا ہے جو قطعاً غلط ہے بلکہ دیوبندی اور اہلحدیث اکابر نے صفات باری تعالیٰ جو بیان کی ہیں۔ عام مسلمان بھی خدا تعالیٰ کی ایسی صفات ہرگز ہرگز تسلیم نہ کرے گا۔

اس کتاب میں دیوبندی اور اہلحدیث اکابر کی مستند کتب کے حوالہ جات سے ان کی خودساختہ توحید درج کی ہے۔ تاکہ ذی شعور اور صاحب عقل وفہم حضرات تعصب اور حسد کو بالائے طاق رکھکر انصاف فرمائیں۔ کہ کیا اللہ تبارک وتعالیٰ کی ایسی صفات بیان کرنے والے اور ان صفات پر ایمان رکھنے والے موحد اور مسلمان ہیں؟

خادم دین مبین

فقیر ابوالحامد محمد ضیاء اللہ القادری الاشرفی غفرلہٗ

اللہ تعالےٰ جلّ جلالہٗ کے متعلق وہابیوں کے عقائد!

اللہ سب سے بڑا نہیں ہے

وہابیوں کے امام اور مجدد ابنِ تیمیہ کا عقیدہ شیخ الاسلام ابنِ حجر مکی علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ وہ کہتا ہے۔

عقیدہ: اِنَّہٗ بِقَدْرِ الْعَرْشِ لَا اَصْغَرُ وَلَا اَکْبَرُ

اللہ تعالیٰ عرش کے برابر ہے۔ نہ اس سے چھوٹا ہے۔ اور نہ اس سے بڑا ہے۔

(فتاویٰ حدیثیہ ص۱۱۶ مطبوعہ مصر)

قارئینِ کرام! امام الوہابیہ ابنِ تیمیہ کے اس عقیدہ سے اظہر من الشمس ہے کہ اس کے نزدیک اللہ اکبر کہنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ اکبر کا معنٰے اللہ سب سے بڑا ہے۔ اور ابنِ تیمیہ کہتا ہے کہ اللہ عرش سے نہ بڑا ہے۔ اور نہ چھوٹا ہے۔ بلکہ عرش کے برابر ہے۔ جب برابر ہے۔ تو پھر وہابیوں کے نزدیک اللہ تعالےٰ سب سے بڑا نہیں ہے۔

اللہ تعالےٰ عرش کے اُوپر موجود ہے

دیوبندی اور غیر مقلد وہابیوں کے امام اور مجدد ابنِ قیم کا عقیدہ ہے:

عقیدہ: وَزَعَمْتُ اَنَّ اللہَ فَوْقَ الْعَرْشِ وَالْکُرْسِیِّ حَقًّا فَوْقَہُ الْقَدَمَانِ۔

اور میرا عقیدہ ہے کہ بے شک اللہ تعالےٰ عرشِ معلیٰ اور کرسی کے اوپر موجود ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے دونوں قدم کرسی پر رکھے ہیں۔

(قصیدہ نونیہ از ابن قیم ص۳۱)

اللہ تعالیٰ کے وزن سے کُرسی چرچر کرتی ہے

امام الوہابیہ وحید الزمان نے وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کے تحت لکھا ہے کہ،

عقیدہ: جب وہ کرسی پر بیٹھتا ہے۔ تو چار انگل بھی بڑی نہیں رہتی ہے اور اس کے بوجھ سے چرچر کرتی ہے۔ (قرآن پاک مترجم اردو وحید الزمان)

عرشِ معلّٰی چرچر کرتا ہے!

امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی قتیل نے بھی اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں اللہ تعالےٰ کی عظمت سے عرش کا چرچر کرنا لکھا ہے۔

"اللہ کی بہت بڑی شان ہے کہ سب انبیاء اور اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔ سارے آسمان اور زمین کو عرش اس کا قبہ کی طرح گھیر رہا ہے۔ اور باوجود اس بڑائی کے اس شہنشاہ کی عظمت نہیں تھام سکتا۔ بلکہ اس کی عظمت سے چرچر بولتا ہے۔ سو کسی مخلوق کی کیا طاقت اس کی بڑائی کا بیان کر سکے"

(تقویۃ الایمان ص مطبوعہ دہلی)

اللہ تعالےٰ کی ذات کو سجدہ کرنے کی ممانعت

عقیدہ: سجدہ نہ کسی زندہ کو کیجئے نہ کسی مُردہ کو۔ نہ کسی قبر کو کیجئے نہ کسی تھان کو۔ کیونکہ جو زندہ ہے۔ سو ایک دن مرنے والا ہے۔" (تقویۃ الایمان ص۶)

اسماعیل دہلوی قتیل کی اس عبارت کا یہ جملہ کہ "سجدہ نہ کسی زندہ کو کیجئے" غور طلب ہے۔ اسماعیل دہلوی کے قانون کے مطابق اس میں خُدا تعالیٰ کو سجدہ کرنے سے ممانعت ہے۔ کیونکہ ہمارا خدا تعالیٰ تو زندہ ہے جیسا کہ قرآنِ پاک میں اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ وہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے۔ اسماعیل دہلوی یہ درس دے رہے ہیں کہ زندہ کو سجدہ نہ کیجئے۔ اور ساتھ ہی آخر میں یہ مفروضہ درج کر دیا کہ کیونکہ جو زندہ ہے سو ایک دن مرنے والا ہے۔

حالانکہ خدا تعالیٰ الحی القیوم زندہ بھی ہے اور نہ مرنے والا ہے۔ اہلسنت وجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو سجدہ جائز نہیں۔

مولوی وحید الزماں بھی آیۃ اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی کا ترجمہ کرتے ہیں کہ:

عقیدہ: وہ بڑے رحم والا تخت پر چڑھا۔ (تبویب القرآن ص۴۲)

ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ۔ پھر تخت پر جا بیٹھا۔

(تبویب القرآن ص۵)

مولوی وحید الزماں حیدر آبادی نے اپنی کتاب ہدیۃ المھدی[1] (جس کے ٹائیٹل پیج پر لکھا ہے مشتمل بر عقائد اہلحدیث) میں بھی اللہ تعالیٰ کے متعلق لکھا ہے۔

عقیدہ: اللہ تعالیٰ جب آسمانِ دُنیا کی طرف نزول فرماتا ہے تو عرشِ معلیٰ اُس سے خالی رہتا ہے۔ یہ قول زیادہ صحیح ہے۔ (ہدیۃ المھدی ص۵ ج۱)

وہابیوں کے مولوی محمد یونس دہلوی اور مولوی محی الدین رقم طراز ہیں کہ:

عقیدہ: اللہ عرش پر ہے۔ مگر اس فوق اور استواء کی حقیقت اللہ کے

---

[1] ہدیۃ المھدی کتاب قادری کتب خانہ سیالکوٹ سے ۵ روپے میں مل سکتی ہے۔

سوا کسی کو معلوم نہیں۔ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور کیفیت اور تاویل سے کچھ غرض نہیں رکھتے۔" (دستور المتقی فی احکام النبی ص۱۶، فقہ محمدیہ ص۸ ج۱)

وہابیہ نجدیہ کے مولوی عبد الجبار سلفی آف کراچی لکھتے ہیں کہ:

عقیدہ: خدا تعالیٰ کے عرش پر ہونے کا منکر کافر ہے۔ (استواء علی العرش ص۳۵)

عقیدہ: صحیح بات تو یہ ہے کہ اللہ عزوجل بذاتہٖ عرشِ عظیم پر مستوی ہے۔ ہر جگہ نہیں۔" (استواء علی العرش ص۳۷)

وہابیہ نجدیہ کے شہرۂ آفاق ہفت روزہ "الاعتصام" میں لکھا ہے کہ:

عقیدہ: اللہ تعالیٰ عرشِ بریں پر قائم ہے۔ اور وہ جہت علو میں ہے۔

(الاعتصام ص۸، ۳۰ دسمبر ۱۹۵۵ء)

وہابیوں کے مولوی عبد الستار دہلوی نے فتویٰ دیا ہے کہ:

عقیدہ: خُداوند قدوس کا صاحب عرش اور مستوی عرشِ عظیم ہونا بالکل حق اور صحیح ہے۔" (صحیفہ اہلحدیث کراچی ص۱۲، یکم جمادی الثانی ۱۳۸۹ھ)

عقیدہ: جماعت اہلحدیث کا اعتقاد اور ایمان یہ ہے کہ خُدائے عزوجل بذاتہٖ المنزہ تمام مخلوق سے بائن اور عرشِ عظیم پر مستوی ہے۔"

(صحیفہ اہلحدیث کراچی ص۸، یکم جمادی الاول ۱۳۷۴ھ)

عقیدہ: اللہ تعالیٰ نے جو وصف اپنی ذات کے لیے فرمایا ہے (جیسے عرشِ عظیم پر مستوی ہونا) جس نے اس کا انکار کیا وہ بھی کافر ہوا۔ (فتاویٰ ستاریہ ص۸۵ ج۲)

مولوی عبد الستار دہلوی کا ایک اور فتوےٰ فتاویٰ ستاریہ میں موجود ہے۔ وہ سوال وجواب دونوں درج کیے جاتے ہیں۔

عقیدہ: سوال:۔ زید نے بکر سے سوال کیا کہ اللہ پاک کہاں ہے؟ بکر نے جواب دیا کہ اللہ پاک عرش پر ہے۔ قرآن شریف میں فرمانِ الٰہی موجود ہے۔ کہ اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی۔ زید نے کہا یہ بات

بالکل غلط ہے۔ اللہ میاں تو ہر جگہ موجود ہے۔ اس کا کوئی مکان نہیں اس کی دلیل قرآن میں ہے کہ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ الآیۃ بکر نے جواب دیا کہ بھائی یہ معنی آپ نے غلط سمجھا ہے۔ یہ تو خدا کا علم ہے۔ جو ہر جگہ موجود ہے۔

جواب:۔ زید کا قول بشل بول اور سراسر غلط و باطل ہے۔

اللہ تعالےٰ رب العزۃ کا عرش پر ستوی ہونا ثابت ہے۔ آیت قرآنی ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ پھر قرار پکڑا اُوپر عرش کے۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى وہ رحمان ہے اوپر عرش کے قرار پکڑا اس نے۔ (فتاویٰ ستاریہ ص۸۳ ج ۲ مطبوعہ کراچی)

ناظرینِ کرام! اکابر وہابیہ نے اپنے مندرجہ بالا عقائد میں اللہ تعالیٰ کو کرسی اور عرش معلےٰ کے برابر قرار دے کر اُس کو محدود بنا دیا۔ حالانکہ ربِ کریم جل جلالہٗ لامحدود ہے۔ نیز اللہ تعالےٰ کی مثل قرار دے دیا۔ جب کہ ربِ کریم جل جلالہٗ کا اعلان ہے۔ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ "اس کی مثل کوئی چیز نہیں ہے۔"

نیز جب اللہ تعالےٰ عرش کے برابر ہے۔ اور اس پر بیٹھا ہے تو پھر اللہ تعالےٰ عرش معلےٰ کا محتاج بھی ہوا۔ لیکن قرآن پاک فرماتا ہے کہ:

فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ۔ (پ ع) — بے شک اللہ تعالےٰ تمام جہانوں سے بے پرواہ ہے۔

یہاں پر استوار کا معنےٰ توجہ فرمانا ہے۔ قرار پکڑنا نہیں۔ توجہ فرمانے سے ربِ کریم کی شانِ خداوندی میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

اللہ تعالےٰ محتاج ہے

دیوبندی اور غیر مقلد وہابیوں کے امام اور مجددِ اعظم ابنِ تیمیہ کے نزدیک تو

اللہ تعالےٰ محتاج ہے۔ جیسا کہ شیخ الاسلام علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے ابن تیمیہ کے عقائد میں لکھا ہے:

عقیدہ:۔ اللہ تعالےٰ کی ذات ایسی ہی محتاج ہے جیسے کُل جزو کا محتاج ہے۔ (فتاویٰ حدیثیہ ص۱۱۶ مطبوعہ مصر)

اکابر وہابیہ نے یہ بھی لکھا ہے کہ اللہ تعالےٰ عرش پر بیٹھا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ کو ملائکہ نے اُٹھائے رکھا ہے۔ کیونکہ قرآن پاک میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے:

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ (پ۲۴ ع ۶) — وہ ملائکہ، جو عرش اُٹھاتے ہیں۔ اور جو اس کے گرد ہیں۔ اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اُس کی پاکی بولتے ہیں۔

وہابیہ کے عقائد اور قرآنی آیت دونوں کو سامنے رکھا جائے تو پھر وہابیوں کے نزدیک ملائکہ نے اللہ تعالےٰ کے بوجھ کو مع عرش کے بوجھ کے اُٹھائے رکھا ہے۔ نیز اس سے خداوندِ کریم کا محیط ہونا بھی لازم آتا ہے۔ کیونکہ ربِ کریم نے قرآنِ پاک میں فرمایا ہے۔

وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ (پ ع) — اور دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرشتوں کو دیکھتے ہیں کہ عرش کے چوفیرے کو گھیرے ہوئے ہیں۔ اپنے رب کی حمد کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ عرشِ معلےٰ کو ملائکہ محیط ہیں۔ جب عرش معلےٰ کو ملائکہ محیط ہیں تو وہابیوں کے نزدیک جو اُس کے اُوپر قرار پکڑے ہے اور چڑھا ہوا ہے تو اس خداوند کریم کو بھی ملائکہ محیط ہیں نیز ایسے عقائد کی بنا پر رب تعالےٰ کو مکین ماننا پڑے گا۔ یہ سب کچھ کفر ہے۔

اللہ تعالیٰ مجسم ہے!

شیخ الاسلام ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے مجدد الوہابیہ ابن تیمیہ کا عقیدہ لکھا ہے کہ:

عقیدہ: قوله بالجسمية والجهة وہ (ابن تیمیہ) اللہ تعالیٰ کا جسم اور جہت قرار دیتا تھا۔ (فتاویٰ حدیثیہ ص۱۰۰ مطبوعہ مصر)

عقیدہ: اللہ تعالیٰ مرکب ہے۔ (فتاویٰ حدیثیہ ص۱۰۰)

وہابیوں کے مولوی عبد الجبار سلفی آف کراچی نے لکھا ہے کہ:

عقیدہ: دستِ خداوندی کا حقیقی (مثل انسانوں کے) ہونا صحیح ہے۔ (استواء علی العرش ص۳۵)

وہابیوں کے مفسر اور محدث مولوی وحید الزماں حیدر آبادی نے لکھا ہے کہ:

وله (تعالیٰ) وجه وعين ويد وكف وقبضة وأصابع وساعد وذراع وصدر وجنب وحقو وقدم ورجل وساق وكنف كما تليق بذاته المقدسة (ہدیۃ المہدی ص۹)

اللہ تعالیٰ اپنی مثل پیدا کر سکتا ہے

وہابیہ نجدیہ کے غزنوی خاندان کے چشم و چراغ اور زوج رواں امام عبد اللہ غزنوی کے شاگرد اور وہابیوں کے شہرۂ آفاق مصنف قاضی عبد الاحد خانپوری نے اپنے فرقہ کے امام اور سردار مولوی ثناء اللہ امرتسری کا عقیدہ لکھا ہے کہ:

عقیدہ: رب تعالیٰ اپنی مثل پیدا کرنے پر قادر ہے۔ (الفیصلۃ الحجازیہ ص۲۳)

قاضی عبد الاحد خانپوری نے مزید لکھا ہے کہ:

عقیدہ: مولوی ثناء اللہ امرتسری اللہ عز و جل کی ہزاروں شکلیں قرار دیتا ہے۔ (الفیصلۃ الحجازیہ ص۸)

اللہ تعالیٰ مخلوق سے بائن نہیں ہے

سردار الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنے فرقہ کے محدث اور مجتہد مولوی محمد حسین بٹالوی کا عقیدہ لکھا ہے کہ:

عقیدہ: اللہ تعالیٰ مخلوق سے بائن نہیں ہے۔

(اخبار اہلحدیث امرتسر ص۶ ۲۸ اپریل و یکم مئی ۱۹۰۵ء)

اللہ تعالیٰ کے حاضر و ناظر سے انکار

امام الوہابیہ عبد الستار دہلوی کا فتویٰ ہے۔

عقیدہ: خدا کو ہر جگہ ماننا معتزلہ و جہمیہ وغیرہ فرق ضالہ کا باطل عقیدہ ہے۔ (فتاویٰ ستاریہ ص۹۴ ج ۲)

عقیدہ: اللہ تعالیٰ ذو العرش اپنی ذات سے عرشِ اعظم پر مستوی اور موجود ہے۔ وہ ہر مکان میں موجود نہیں ہے۔ بلکہ عرشِ بریں پر تمام مخلوق سے الگ اور جدا ہے۔ (الاعتصام لاہور ص۸ ۳۰ دسمبر ۱۹۵۵ء)

وہابیوں کے امام مولوی عبد الستار دہلوی سے کسی نے سوال کیا کہ:

میرے ایک دوست کہتے ہیں کہ خدا ہر جگہ موجود ہے مگر میں کہتا ہوں کہ خدا ہر جگہ موجود نہیں ہے۔ اب آپ ہی بتائیے کہ کس کی بات صحیح ہے؟

دہلوی صاحب نے جو جواب دیا وہ یہ ہے:

عقیدہ : آپ کا قول بالکل صحیح اور قرآن و حدیث کے موافق ہے۔ خداوند تعالےٰ بذاتہ عرشِ معلےٰ ساتوں آسمانوں کے اوپر متمکن ہے۔ اور اس کا علم ہر جگہ ہے۔ (صحیفہ اہلحدیث کراچی ص۲۵ ۵ ذوالقعدہ ۷۶ھ)

اللہ تعالےٰ جہت اور مکان سے پاک نہیں ہے

امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی قتیل نے لکھا ہے کہ:

عقیدہ : اللہ تعالےٰ کو جہت اور مکان سے پاک اور منزہ سمجھنا حقیقی بدعت ہے۔ (ایضاح الحق الصریح ص۲۵، ۳۶ مطبوعہ فاروقی دہلی)

اللہ تعالےٰ کی صفات حادث ہیں!

وہابیوں کے مفسر اور محدث وحید الزماں حیدرآبادی لکھتے ہیں کہ:

عقیدہ : اہلحدیث اللہ تعالےٰ کی ان سب صفات کو جو قرآن اور حدیث میں وارد ہیں۔ اپنے ظاہری معنے پر محمول رکھتے ہیں۔ اُن میں تاویل اور تحریف نہیں کرتے۔ جب غضب اللہ تعالےٰ کی صفات میں سے ہے تو غیرت بھی اس کی صفات میں سے ہو گی۔ غضب زائد اور کم ہو سکتا ہے۔ اور تغیر اللہ کی ذات اور صفاتِ حقیقیہ میں نہیں ہوتا۔ لیکن صفاتِ افعال میں تو تغیر ضرور ہے۔ مثلاً گناہ کرنے سے اللہ ناراض ہوتا ہے۔ پھر توبہ کرنے سے راضی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کلام کرتا ہے۔ اور کبھی کلام نہیں کرتا۔ کبھی اترتا ہے۔ کبھی چڑھتا ہے غرض صفاتِ افعالیہ کا حدوث اور تغیر اہلحدیث کے نزدیک جائز ہے۔

(تیسیر الباری ص۱۷ ج ۴ از وحید الزماں)

وہابیوں کے مجدد ابن تیمیہ کا عقیدہ بھی شیخ الاسلام ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ:

عقیدہ : اللہ تعالیٰ محلِ حوادث ہے۔ (فتاویٰ حدیثیہ ص۱۱۰)

وہابیوں کے امام عبداللہ غزنوی کے شاگرد قاضی عبدالاحد خانپوری نے بھی اپنی کتاب اقامۃ البرہان میں اللہ تعالےٰ کی صفات کو حادث قرار دیا ہے۔

وہابیوں کے مولوی وحید الزماں حیدرآبادی نے اپنی تصنیف ہدیۃ المہدی میں لکھا ہے:

الصفات الفعلیہ حادثۃ عِنْدَ الاَکْثَرِ مِنْ اَصْحَابِنَا۔	ہمارے اکثر وہابی بزرگوں کے نزدیک اللہ تعالےٰ کی صفات فعلیہ حادث ہیں۔

(ہدیۃ المہدی ص۔ ج ۱)

اکابر وہابیہ کے یہ عقاید بھی شانِ خداوندی کے صریحاً خلاف ہیں۔ کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے:

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ	اللہ ہے جس کے سوا کسی کی پوجا نہیں اور آپ زندہ اوروں کا قائم رکھنے والا۔ اُسے نہ اونگھ آئے نہ نیند۔ (پ۳ ع ۲)

خداوندِ کریم کی صفات میں قائم و دائم رہنا بھی ہے۔ متغیر ہونے کا کوئی شائبہ بھی نہیں۔ کیونکہ جو متغیر ہے وہ حادث ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی ذات قدیم ہے۔ اور اس کی ذات و صفات کو حادث قرار دینا کفر ہے۔

اللہ تعالےٰ موجب بالذات ہے

ابن تیمیہ کا عقیدہ ہے کہ:

عقیدہ : اللہ تعالیٰ موجب بالذات ہے۔ (فتاویٰ حدیثیہ ص۱۱۰)

آخرت میں دیدارِ الٰہی کا انکار

وہابیوں کے قاضی عبدالاحد خانپوری نے لکھا ہے کہ،
عقیدہ: آخرت میں دیدار باری تعالےٰ نہیں ہو گا۔ (الفیصلۃ الحجازیہ ص۲۶)

اللہ تعالےٰ کے علمِ غیب ذاتی کا انکار

امام الوہابیہ محمد اسماعیل دہلوی قتیل نے رب کریم جل جلالہ کے علم غیب ذاتی کا انکار ان الفاظ میں کیا ہے:

عقیدہ: سو اس طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجئے۔ یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔ (تقویۃ الایمان ص۲۰ مطبوعہ دہلی)

دریافت کسی سے کیا جاتا ہے۔ جس کو ذاتی علم ہو وہ کسی سے دریافت نہیں کرتا۔ دریافت کرنا دلالت کرتا ہے کہ اس کو ذاتی علم نہیں ہے۔ اللہ کریم کے متعلق غیب کا دریافت کرنا عقیدہ رکھنا صریحاً کفر ہے۔ اور قرآن و حدیث سے کھلم کھلا بغاوت کرنا ہے۔

دیوبندیوں کے مولوی غلام خاں کے استاد مولوی حسین علی واں بھچراں نے تو ویسے ہی علم غیب کا انکار ان الفاظ میں کیا ہے۔

اللہ تعالےٰ کو انسانوں کے کاموں کی پہلے کچھ خبر نہیں

عقیدہ: اور انسان خود مختار ہے۔ اچھے کریں یا نہ کریں اور اللہ کو پہلے اس سے کوئی علم بھی نہیں کہ کیا کریں گے۔ بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہو گا۔
(بلغۃ الحیران ص۱۵۷ مصنفہ مولوی حسین علی استاذ مولوی غلام خان)

دیوبندیوں کے مولوی محمود الحسن نے بھی قرآنی آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ کے علم غیبی کا انکار کیا ہے۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ۝	کیا تم کو خیال ہے کہ داخل ہو جاؤ گے جنت میں۔ اور ابھی تک معلوم نہیں کیا ثابت رہنے والوں کو۔ (پ۴ ع۵)

دیوبندیوں کے مولوی فتح محمد جالندھری نے ترجمہ کیا ہے کہ،

کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ (بے آزمائش) بہشت میں جا داخل ہو گے۔ (حالانکہ) ابھی خدا نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو تو اچھی طرح معلوم کیا ہی نہیں اور (یہ مقصود ہے کہ) وہ ثابت قدم رہنے والوں کو معلوم کرے۔ میرے اعلیٰحضرت امام اہلسنت حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے جو ایمان افروز ترجمہ کیا ہے وہ یہ ہے۔

کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا اور نہ صبر والوں کی آزمائش کی۔

ملا علی قاری علیہ الرحمۃ کا فتوےٰ

حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں:

من اعتقد ان الله لا يعلم الاشياء قبل وقوعها فهو كافر وان عد قائله من اهل البدعة (شرح فقہ اکبر ص۲۰)	جس شخص کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ تعالےٰ کسی چیز کو اس کے واقع ہونے سے پہلے نہیں جانتا وہ کافر ہے۔ اگرچہ اس کا قائل اہل بدعت سے شمار کیا گیا ہو۔

اللہ تعالےٰ بھولا دینے والا ہے

دیوبندیوں کے شیخ محمود الحسن نے اللہ تعالےٰ کو بھولا دینے والا اور اللہ تعالےٰ

سے بھول سرزد ہونا قرآنی آیات کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھ دیا ہے۔

فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا (پ۲۱ ع ۱۵) — سو اب چکھو مزہ جیسے تم نے بھلا دیا تھا۔ اپنے اس دن کے ملنے کو، ہم نے بھلا دیا تم کو۔

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے بھی اللہ تعالیٰ کو بھلا دینے والا لکھا ہے۔

"تو اب اس کا مزہ چکھو کہ تم اپنے اس دن کے آنے کو بھولے رہے، ہم نے تم کو بھلا دیا۔"

دیوبندیوں کے مولوی فتح محمد جالندھری نے ترجمہ یہ کیا ہے کہ:

"سو اب آگ کے) مزے چکھو اس لیے کہ تم نے اس دن کے آنے کو بھلا رکھا تھا۔ آج ہم بھی تمہیں بھلا دیں گے۔"

میرے اعلیٰحضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ کا ترجمہ عظمتِ خداوندی کو آشکارا کرنے والا ہے۔

"اب چکھو بدلا اس کا کہ تم اپنے اس دن کی حاضری بھولے تھے۔ ہم نے تمہیں چھوڑ دیا۔"

دیوبندیوں کے محمود الحسن نے دوسرے مقام پر اسی آیت کا ترجمہ اس طرح کیا ہے۔

نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ (پ۱۰ ع ۱۵) — بھول گئے اللہ کو سو وہ بھول گیا ان کو۔

مولوی فتح محمد جالندھری دیوبندی نے ترجمہ کیا ہے کہ۔

"انہوں نے خدا کو بھلا دیا۔ تو خدا نے ان کو بھلا دیا۔"

مجددِ مائۃ حاضرہ، امام اہلسنت شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے۔

"وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے تو اللہ نے انہیں چھوڑ دیا۔"

لہ دیوبندیوں کے مولوی محمود الحسن اپنے مولوی اشرف علی تھانوی کو سراپا فضل و کمال اور معدن حسنات خیرات کے القاب سے مخاطب کرتے تھے۔ (حیاتِ اشرف ص۵۰) (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہ)

اللہ تعالیٰ دغا دینے والا ہے

دیوبندیوں کے مولوی محمود الحسن نے قرآن پاک کی آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو دغاباز قرار دیا ہے۔

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ (پ۵ ع ۱۷) — البتہ منافق دغابازی کرتے ہیں اللہ سے۔ اور وہی ان کو دغا دے گا۔

اللہ تعالیٰ دھوکہ میں رکھنے والا ہے

نام نہاد مبلغ اسلام مولوی مودودی نے اسی آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو دھوکہ میں ڈال رکھنے والا لکھا ہے۔ وہ ترجمہ یہ ہے۔ "یہ منافق اللہ کے ساتھ دھوکہ بازی کر رہے ہیں۔ حالانکہ درحقیقت اللہ ہی نے انہیں دھوکہ میں ڈال رکھا ہے"۔ (تفہیم القرآن پ۵ ع ۱۸)

دیوبندیوں کے مولوی فتح محمد جالندھری نے ترجمہ کیا ہے کہ:

"منافق (ان چالوں سے اپنے نزدیک) خدا کو دھوکا دیتے ہیں۔ (یہ اس کو کیا دھوکا دیں گے) وہ انہیں دھوکے میں ڈالنے والا ہے۔"

اللہ تعالیٰ مذاق کرتا ہے

مولوی مودودی نے اللہ تعالیٰ کو مذاق کرنے والا بھی آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔

اَللّٰہُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ — اللہ اُن سے مذاق کر رہا ہے۔

(تفہیم القرآن) (پ ۱ ع ۲)

اعلیحضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضاخاں بریلوی قدس القوی نے اس کا ترجمہ اس انداز سے کیا ہے جو شانِ الوہیت کا شایاں ہے۔ اور وہ یہ ہے بے شک منافق لوگ گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا۔

اللہ تعالےٰ داؤ باز ہے

دیوبندیوں کے امام مولوی محمود الحسن نے اللہ تعالےٰ کو داؤ باز بھی لکھ دیا ہے۔

وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰہُ ط وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ ٥ (پ ۹ ع ۱۸) — اور وہ بھی داؤ کرتے تھے اور اللہ بھی داؤ کرتا تھا۔ اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے۔

میرے اعلیحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے اس آیت کا ترجمہ ایسا صحیح کیا ہے۔ وہ شانِ ربوبیت کو عیاں کرتا ہے۔ "اور وہ اپنا سا مکر کرتے تھے۔ اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا اور اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر ہے۔"

اللہ تعالےٰ چالباز ہے!

جماعتِ اسلامی کے بانی مولوی مودودی نے اِس آیۂ شریفہ کا ترجمہ کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ کو چالباز قرار دیا ہے۔ وہ ترجمہ یہ ہے۔

"اور اللہ اپنی چال چل رہا تھا۔ اور اللہ سب سے بہتر چال چلنے والا ہے۔

(تفہیم القرآن پ ۹ ع ۱۸)

دیوبندیوں کے مولوی فتح محمد جالندھری نے اِس آیت کا ترجمہ کیا ہے کہ:

" اور (وہ) اِدھر تو وہ چال چل رہے تھے اور اُدھر خدا چال چل رہا تھا۔ اور خدا سب سے بہتر چال چلنے والا ہے۔"

قُلِ اللّٰہُ اَسْرَعُ مَکْرًا — ان سے کہو اللہ اپنی چال میں تم سے زیادہ تیز ہے۔

(پ ۱۱ ع ۸)

اَفَاَمِنُوْا مَکْرَ اللّٰہِ ج فَلَا یَاْمَنُ مَکْرَ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ٥ — کیا یہ لوگ اللہ کی چال سے بے خوف ہیں؟ حالانکہ اللہ کی چال سے وہی قوم بے خوف ہوتی ہے جو تباہ ہونے والی ہو۔

(تفہیم القرآن پ ۹ ع ۲)

تفہیمات میں مودودی صاحب نے ترجمہ کیا ہے:

"اور کیا وہ اللہ کی چال سے بے خوف ہو گئے ہیں۔ سو اللہ کی چال سے تو وہی لوگ بے خوف ہوتے ہیں جن کو برباد ہونا ہے۔" (تفہیمات ج۱ ص۱۹۵ سطر ۲ تا ۸)

اللہ تعالےٰ مکار ہے

ابو الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی قتیل نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں اللہ تعالےٰ کو مکر کرنے والا (مکار) لکھ دیا ہے۔ اور لوگوں کو اللہ کے مکر سے ڈرایا ہے۔ وہ جملہ یہ ہے۔

"سو اللہ کے مکر سے ڈرنا چاہیئے۔" (تقویۃ الایمان ص۵۳)

بُرے وقت میں پہنچنا اللہ کی شان ہے

امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی نے مزید لکھا ہے:

عقیدہ ۵: بُرے وقت میں پہنچنا یہ سب اللہ ہی کی شان ہے۔ (تقویۃ الایمان ص۱۰)

خدا تعالےٰ جس صورت میں چاہے ظاہر ہوسکتا ہے

وہابیوں کے مولوی وحید الزماں حیدر آبادی نے اللہ تعالےٰ کے متعلق لکھا ہے کہ:
وَالظُّهُوْرُ فِیْ اَیِّ صُوْرَةٍ شَاءَ
اللہ تعالےٰ جس صورت میں چاہے ظہور فرماتا ہے۔
(ہدیۃ المہدی شریف مطبوعہ دہلی)

وہابیہ نجدیہ کے اس عقیدہ کی رُو سے خُدا تعالےٰ گائے، بیل کی صورت میں بھی ظاہر ہوسکتا ہے۔ پھر وہابیوں کے نزدیک کفار کا گائے کو پوجنا عین توحید ہوئی۔

اللہ تعالےٰ فاعل مختار نہیں!

شیخ الاسلام ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے دیوبندی اور غیر مقلد وہابیوں کے امام اور مجدد ابن تیمیہ کا عقیدہ لکھا ہے کہ،
عقیدہ: اللہ تعالےٰ فاعل مختار نہیں۔ (فتاویٰ حدیثیہ ص۱)

خدا تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے!

دیوبندیوں اور غیر مقلدوں کے مشترکہ امام اور مجدد اسماعیل دہلوی قتیل نے خدا تعالےٰ کے جھوٹ بول سکنے پر بڑے زور شور سے قائل ہیں۔ چنانچہ اس نے لکھا ہے۔
عقیدہ: پس لا نسلّم کہ کذب مذکور محال بمعنے مسطور باشد الیٰ قولہ اِلّا لازم آید کہ قدرتِ انسانی زائد از قدرتِ ربانی باشد۔
پس ہم نہیں تسلیم کرتے کہ اللہ تعالےٰ کا جھوٹ محال بالذات ہو۔ ورنہ لازم

آئے گا کہ انسانی قدرت رب تعالیٰ کی قدرت سے زائد ہو جائے گی۔
(رسالہ یکروزہ فارسی ص۱۷ مطبوعہ ملتان)

عقیدہ: عدم کذب را از کمالات حضرت حق سبحانہ مے شمارند و او را جلشانہ؛ بآں مدح میکنند برخلاف اخرس و جماد کہ ایشاں را کسی بعدم کذب مدح نمی کنند و نیز ظاہر است کہ صفت کمال ہمیں است کہ شخصے قدرت بر تکلم بکلام کاذب می دارد و بنا بر رعایت مصلحت و مقتضائے حکمت بہ منزہ از شوب کذب تکلم بکلام کاذب نمی نماید ہماں شخص ممدوح میگردد بخلاف کسیکہ لسان او ماؤف شدہ یا ہر گاہ ارادہ تکلم بکلام کاذب نماید آواز او بند میگردد یا کسے دیگر دہن او را بندمی نماید ایں اشخاص نزد عقلا قابلِ مدح نیستند۔

جھوٹ نہ بولنے کو اللہ تعالےٰ کے کمالات سے گنتے ہیں۔ اس سے اس کی مدح کرتے ہیں۔ بخلاف گونگے اور پتھر کے ان کو کوئی عدم کذب کے ساتھ مدح نہیں کرتا۔ ظاہر ہے کہ یہ بھی صفتِ کمال یہی ہے۔ کہ کذب پر قدرت ہوتے ہوئے بلحاظ مصلحت اس کی آلائش سے بچنے کے لیے جھوٹ بات نہ بولے۔ وہی شخص قابلِ تعریف ہوتا ہے۔ بخلاف اس کے جس کی زبان ماؤف ہوگئی ہو۔ یا جب کبھی جھوٹ بات بولنے کا ارادہ کرے۔ اس کی آواز بند ہو جاتے یا کوئی اس کا منہ بند کردے۔ یہ لوگ عقلمندوں کے نزدیک قابلِ تعریف نہیں ہیں۔
(یکروزہ ص۱۷ مطبوعہ ملتان)

وہابیوں کے سردار مولوی ثناء اللہ امرتسری نے بھی لکھا ہے۔
عقیدہ: اللہ تعالےٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے کہنا عین ایمان ہے۔
(اخبار اہلحدیث امرتسر ص۲، ۲۷ اگست ۱۹۱۵ء)

عقیدہ: اِمکان کذب باری کفر نہیں ہے۔ (شمع توحید ص۱۲)

دیوبندیوں کے بہت بڑے بزرگ رشید گنگوہی اپنا عقیدہ لکھتے ہیں کہ:

عقیدہ: امکان کذب بایں معنیٰ کہ جو کچھ حق تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ اس کے خلاف پر وہ قادر ہے۔ مگر باختیار خود اس کو نہ کرے گا۔ یہ عقیدہ بندہ کا ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص۲۳ ج ۱ مطبوعہ دہلی)

قارئین کرام! دیکھا وہابیوں کے امام اور قطب گنگوہی نے کس دلیری سے قدرت الٰہیہ کو کذب اور جھوٹ جیسے معیوب اور ناپاک الفاظ سے تعبیر کیا ہے۔ کیا کسی مسلمان کی ایمانی غیرت یہ کہنے یا سننے کی تاب رکھتی ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولتا تو نہیں مگر بول سکتا ہے! ہاں دیوبندیوں کے قطب گنگوہی نے اپنا یہ عقیدہ واضح الفاظ میں لکھا ہے ؎

جھوٹ اور بے شرم دنیا میں دیکھے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

یہ عقیدہ معتزلہ کا ہے۔ جیسا کہ ملا علی قاری محدث رحمۃ اللہ القوی نے بیان فرمایا ہے۔

اِنَّہٗ لَا یُوْصَفُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِالْقُدْرَۃِ عَلَی الظُّلْمِ لِاَنَّ الْمُحَالَ لَا یَدْخُلُ تَحْتَ الْقُدْرَۃِ وَعِنْدَ الْمُعْتَزِلَۃِ اَنَّہٗ یَقْدِرُ وَلَا یَفْعَلُ۔ (شرح فقہ اکبر ص)

اللہ تعالیٰ کو ظلم پر قادر ہونا نہ سمجھنا چاہیے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر محال ہے اور یہ کہ محال قدرت کے نیچے نہیں ہے۔ لیکن معتزلہ کے نزدیک اللہ تعالیٰ قادر ہے کرتا نہیں۔

آدمی جو برے افعال کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ بھی کر سکتا ہے

وہابیوں کے شیخ الہند اور رشید گنگوہی کے شاگرد اور مرید مولوی محمود الحسن نے لکھا ہے کہ:

عقیدہ: افعال قبیحہ مقدور باری تعالیٰ ہیں۔ (الجہد المقل ص۸۳ جلد اول)

دیوبندیوں کے شیخ کے اس عقیدہ کی بنا پر اللہ تعالیٰ زنا، چوری، شراب خوری، قتل وغارت، غصب، حق تلفی اور بے انصافی وغیرہم جیسے افعال قبیحہ پر قادر ہے۔

عقیدہ: افعال قبیحہ کو مثل دیگر ممکنات ذاتیہ مقدور باری جملہ اہل حق تسلیم کرتے ہیں۔ (الجہد المقل ص۴۱ ج ۱)

دیوبندیوں کے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی امکان کذب کے متعلق لکھتے ہیں۔

عقیدہ: امکان کذب کا مسئلہ تو اب کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدماء میں اختلاف ہوا ہے۔ کہ خلف وعید آیا جائز ہے یا نہیں۔ (براہین قاطعہ ص۲ مطبوعہ دیوبند)

ناظرین! وہابیوں کے شیخ کی عیاری اور مکاری ملاحظہ فرمائیں کہ خود تو بد عقیدہ ہے ہی مگر اپنی بد عقیدگی میں اہل حق کو ملوث کر دیا ہے۔ حالانکہ اہل حق کا عقیدہ اس عقیدہ باطلہ کے صریحاً خلاف ہے۔

وہابیوں کے خدا میں نقص اور عیب ہو سکتا ہے

ہم اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نقص اور عیب سے بالکل مبرّہ اور منزّہ ہے مگر وہابیوں کے اماموں کی تحریرات جن میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کے امکان کذب اور خلاف وعید پر بہت زور دیا ہے سے اللہ تعالیٰ کا معیوب ہونا جانتے ہیں کیونکہ جھوٹ اور وعدہ خلافی عیب اور نقص ہے۔ جیسا کہ تفسیر قادری میں قرآن پاک کی آیت مَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا کے تحت لکھا ہے کہ:

"اللہ کی بات اور وعدہ میں جھوٹ کو راہ نہیں۔ اس واسطے کہ جھوٹ نقص ہے۔ اور حق تعالیٰ جھوٹ سے پاک ہے"

تفسیر بیضاوی میں بھی اس آیہ شریفہ کے تحت لکھا ہے۔

مَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا اِنْکَارٌ اَنْ یَّکُوْنَ اَحَدٌ اَکْثَرَ صِدْقًا مِنْہُ فَاِنَّہٗ لَا یَتَطَرَّقُ الْکِذْبُ اِلٰی خَبَرِہٖ بِوَجْہٍ

لِاَنَّهٗ نَقْصٌ وَهُوَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مُحَالٌ۔

(یہ انکار استفہامی ہے) کہ کیا کوئی اللہ تعالےٰ سے سچ بولنے میں زیادہ ہے پس لازم ہے کہ اس پر کذب یا خلف وعید کا الزام ہرگز نہ لگایا جائے کہ اس کی خبر میں واقع ہو۔ کیونکہ یہ ذات باری میں نقص ہے۔ اور اللہ تعالیٰ پر محال ہے۔

علامہ شربینی علیہ الرحمۃ نے اپنی تفسیر سراج المنیر میں فرمایا ہے۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰى فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗ فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْخُلْفَ فِىْ خَبَرِ اللّٰهِ مُحَالٌ۔ اللہ تعالےٰ پر خلف وعید محال ہے۔

(تفسیر سراج المنیر صـ)

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے۔

مِنْ صِفَاتِ كَلِمَةِ اللّٰهِ صِدْقًا وَالدَّلِيْلُ عَلَيْهِ اَلْكِذْبُ نَقْصٌ وَالنَّقْصُ عَلَى اللّٰهِ مُحَالٌ۔

سچ بولنا اللہ تعالےٰ کی صفات میں سے ہے۔ اُس کی دلیل یہ ہے کہ جھوٹ بولنا اللہ تعالےٰ کی ذات پر نقص ہے۔ اور اللہ تعالےٰ میں نقص ہونا محال ہے۔ (تفسیر کبیر صـ ۱۳۸ جلد ۴)

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اللہ الباری نے تو واضح الفاظ میں فتوےٰ صادر فرمایا ہے۔

لِاَنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَجُوْزُ اَنْ يَّظُنَّ بِاللّٰهِ الْكِذْبَ بَلْ يَخْرُجُ بِذَالِكَ عَنِ الْاِيْمَانِ۔ (تفسیر کبیر صـ ۱۰۱ ج ۵)

کسی مسلمان کو یہ جائز نہیں کہ وہ خدا پر جھوٹ کا گمان کرے بلکہ ایسا کرنا ایمان سے خارج کر دیتا ہے۔

تفسیر لباب التاویل میں ہے۔

لَا اَحَدٌ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ وَلَا يَجُوْزُ عَلَيْهِ الْكِذْبُ۔ (تفسیر لباب التاویل صـ ۴۲۳ ج ۱)

اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر سچا کوئی نہیں وہ وعدہ خلافی نہیں کرتا اور اس کا کذب ممکن نہیں ہے۔

تفسیر ابو السعود میں ہے۔

وَالْكِذْبُ مُحَالٌ عَلَيْهِ سُبْحَانَهٗ دُوْنَ غَيْرِهٖ۔ اور کذب اللہ تبارک وتعالےٰ ہی پر محال ہے۔ (تفسیر ابو السعود صـ ۳۶۱ ج ۳)

علامہ معین الدین کاشفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

"مَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا از خدائے تعالیٰ یعنی نیست از وے راست گوئے تر از جہت قول و وعدہ یعنی کذب را در سخن و وعدۂ حق راہ نیست زیرا کہ آں نقص ست و خدائے از نقص مبرا است۔ (تفسیر حسینی صـ ۱۲۶)

علامہ علی بن محمد الخازن علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں۔

"لَا اَحَدٌ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ لا يخلف الميعاد وَلَا يَجُوْزُ عَلَيْهِ الْكِذْبُ۔ (تفسیر خازن صـ ۳۸۵ ج ۱)

علامہ نسفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

"لَا اَحَدٌ اَصْدَقُ مِنْهُ فِىْ اِخْبَارِهٖ وَوَعْدِهٖ وَوَعِيْدِهٖ لِاسْتِحَالَةِ الْكِذْبِ عَلَيْهِ لِقُبْحِهٖ۔ (تفسیر مدارک)

غیر مقلدین کے نواب صدیق حسن بھوپالوی نے بھی کذب اور جھوٹ کو اوصافِ ذمیمہ میں شمار کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

"وعدہ کی سچائی صفاتِ حمیدہ میں سے ہے جیسے خلف وعدہ اوصافِ ذمیمہ میں سے ہے۔ (ترجمان القرآن صـ ۳۵۹ پ ۱۶ سورۂ مریم)

وہابیہ کے مولوی وحید الزمان حیدر آبادی نے لکھا ہے کہ:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا اللہ پر جھوٹ باندھنا ہے اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔ (تیسیر الباری صـ ۹۲ ج ۲)

ناظرینِ کرام! مندرجہ بالا اسلاف اور اکابر وہابیہ کے حوالجات سے

اظہر من الشمس ہے کہ جھوٹ، غیبت الاشنع اور نقص اوصافِ ذمیمہ میں سے ہے ۔ اور اللہ کریم پر جھوٹ کا الزام لگانے والا ظالم ہے ۔ اور اللہ تعالےٰ میں عیب، نقص اور اوصاف ذمیمہ کا ہو سکنا تسلیم کرنا کسی مسلمان کو گوارا نہیں ۔ کیونکہ اللہ کریم کی ذات ہر قسم کے عیب، نقص اور اوصاف ذمیمہ سے پاک ہے ۔

تیرے نزدیک ہوا کذب الٰہی ممکن — تجھ پہ شیطان کی پھٹکار یہ ہمت تیری
بلکہ کذاب کیا تو نے اقرار وقوع — اُف رے ناپاک یہاں تک ہے خباثت تیری

وہابیوں کے مولوی عاشق الٰہی میرٹھی نے بھی مولوی محمود الحسن کا عقیدہ لکھا ہے کہ :

اللہ تعالےٰ سے چوری وشراب خوری ہو سکتی ہے

چوری وشراب خوری وجہل وظلم سے معارضہ کم فہمی سے ناشی ہے کیونکہ معلوم ہوتا ہے کہ غلام دستگیر کے نزدیک خدا کی قدرت بندہ سے زائد ہونا ضرور نہیں ۔ حالانکہ یہ کلیہ مسلمہ اہلِ کلام ہے جو مقدور العبد ہے وہ مقدور اللہ ہے ۔ (تذکرۃ الخلیل ص۱۳۵)

قارئین کرام ! وہابیوں کے مولوی اسماعیل دہلوی قتیل نے جیسے یہ لکھدیا ہے کہ اللہ تعالےٰ اگر جھوٹ نہ بول سکے ۔ تو انسان کی قدرت رب تعالےٰ کی قدرت سے زیادہ ہو جائے گی ۔ کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ اسی طرح وہابیوں کے امام ابن حزم نے بھی اپنی کتاب الملل والنحل میں یہ کفریہ عقیدہ لکھدیا ہے کہ :

اِنَّهٗ تَعَالٰی قَادِرٌ اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا — اللہ تعالےٰ اپنے لیے بیٹا بنانے پر قادر ہے
اِذْ لَوْ لَمْ یَقْدِرْ لَکَانَ عَاجِزًا — اگر وہ قادر نہ ہو تو پھر عاجز ہوگا ۔

علامہ عبد الغنی نابلسی علیہ الرحمۃ نے اس کا رد کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ : وہی امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی کی مندرجہ بالا عبارات اور عقائد کفریہ کا بھی جواب ہے ۔ علامہ نابلسی فرماتے ہیں :

... اِحْتَمَلَ هٰذَا الْمُبْتَدِعُ ... عَقْلٍ عَمَّا یَلْزَمُ عَلٰی هٰذِهِ الْمَقَالَةِ الشَّنِیْعَةِ مِنَ اللَّوَازِمِ الَّتِیْ لَا تَدْخُلُ تَحْتَ وَهْمٍ وَکَیْفَ ... اَنَّ الْعَجْزَ اِنَّمَا یَکُوْنُ لَوْ کَانَ الْمَقْصُوْدُ جَاءَ مِنْ نَاحِیَةِ الْقُدْرَةِ اَمَّا اِذَا کَانَ لِعَدَمِ قُبُوْلِ الْمُسْتَحِیْلِ تَعَلُّقَ الْقُدْرَةِ فَلَا یَتَوَهَّمُ عَاقِلٌ اَنَّ هٰذَا عَجْزٌ ۔

اس بدعتی (ابن حزم) کی بدحواسی دیکھیے کیونکر غافل ہوا اس قول شنیع پر کیا کیا قباحتیں لازم آتی ہیں ۔ جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ سمائیں ۔ اور اس کا وہم کس طرف گیا ۔ عجز تو جب ہو کہ قصور قدرت کی طرف سے ہو ۔ اور جب یہ وجہ ہے کہ محال خود ہی تعلق قدرت کی قابلیت نہیں رکھتا ۔ تو اس سے کسی عاقل کو عجز کا وہم نہیں گزرے گا ۔

بعد ازاں علامہ نابلسی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ۔

وَبِالْجُمْلَةِ فَذٰلِكَ التَّقْدِیْرُ الْفَاسِدُ یُؤَدِّیْ اِلٰی تَخْبِیْطٍ عَظِیْمٍ لَا یَبْقٰی مَعَهٗ شَیْءٌ مِنَ الْاِیْمَانِ وَلَا مِنَ الْمَعْقُوْلَاتِ اَصْلًا ۔

یہ تقدیر فاسد (کہ اللہ تعالےٰ محالات پر قادر ہے) وہ سخت درہمی اور برہمی کا باعث ہوگی جس کے ساتھ نہ ایمان سے نہ اصلا احکام عقل کا نشان ۔

اس کے بعد ایسے عقائد اور نظریات کی تعلیم دینے کا انکشاف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

وَقَعَ هٰهُنَا لِابْنِ حَزْمٍ هَذَیَانٌ بَیِّنُ الْبُطْلَانِ لَیْسَ لَهٗ قُدْوَةٌ وَرَئِیْسٌ اِلَّا شَیْخُ الضَّلَالَةِ اِبْلِیْسُ

مسئلہ قدرت میں ابن حزم سے وہ بہکی بہکی بات کھلی باطل واقع ہوئی جس میں اس کا پیشوا اور رئیس گمراہی کے سردار ابلیس کے سوا کوئی نہیں ۔

ان عقائد میں اللہ تعالیٰ کے لیے جھوٹ جیسے قبیح اور گندے عیب کی نسبت کرنے اور اس کا امکان ثابت کرنے پر ہی اکتفا نہیں بلکہ تمام صفات کمالیہ کے خلاف کا ممکن اور تحت قدرت ہونا وصف کمال ہونے کے لیے ضروری کر دیا ۔ قرآن کریم میں

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔
اَلْحَیُّ وہ زندہ ہے۔ تو اب اِن بدنصیبوں کے نزدیک حیاتِ الٰہی جب ہی کمال ہوگی جبکہ معاذ اللہ اللہ تعالےٰ کی موت ممکن ہو۔

اللہ تعالےٰ علیم ہے۔ ان گمراہوں کے نزدیک اس کا عالم ہونا جب ہی صفتِ کمال ہوگا جب کہ اس کا جاہل ہونا ممکن ہو۔

اللہ تعالےٰ مالک ہے۔ مگر ان وہابیوں کے نزدیک اللہ تعالےٰ کا مالک ہونا جب ہی کمال ہوگا جبکہ اس کا مالک نہ ہونا بھی ممکن ہو۔

اکابر وہابیہ نے یہ عقیدہ گمراہ فرقہ معتزلہ سے لیا ہے۔ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ نے اپنی تفسیرِ بے نظیر میں معتزلہ کا عقیدہ لکھا ہے۔

قَالَتِ الْمُعْتَزِلَةُ اَلْاٰیَةُ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّهٗ قَادِرٌ عَلَی الظُّلْمِ لِاَنَّهٗ تَمَدَّحَ بِتَرْکِهٖ وَمَنْ تَمَدَّحَ بِتَرْکِ فِعْلٍ قَبِیْحٍ لَمْ یَصِحَّ مِنْهُ ذٰلِکَ التَّمَدُّحُ اِلَّا اِذَا کَانَ هُوَ قَادِرٌ عَلَیْهِ اَلَا تَرٰی اَنَّ الزَّمِنَ لَا یَصِحُّ مِنْهُ اَنْ یَّتَمَدَّحَ بِاَنَّهٗ لَا یَذْهَبُ فِی اللَّیَالِیْ اِلَی السَّرِقَةِ۔

معتزلہ نے کہا آیت اس پر دلالت کرتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ظلم پر قادر ہے۔ اس لیے کہ ترکِ ظلم پر اس کی مدح کی جاتی ہے اور کسی قبیح کام کے ترک پر اس وقت تک مدح کرنا درست نہیں ہوتا جب تک کہ اس پر قادر نہ ہو دیکھو اپاہج کی یہ مدح کرنا صحیح نہیں ہے کہ وہ راتوں میں چوری کے لیے نہیں جاتا۔

قارئینِ کرام! دیکھا وہابیوں کا عقیدہ معتزلہ کے عقیدہ کے عین مطابق ہے۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ بیدینِ معتزلہ نے ظلم کو تحتِ قدرت بتایا ہے۔ اور وہابیہ نے کذب کو' دونوں اللہ تعالےٰ کے لیے عیب اور نقص ثابت کرتے ہیں۔

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ نے ان کے قولِ فاسد کا رد اس طرح فرمایا ہے۔

اَلْجَوَابُ اَنَّهٗ تَعَالٰی تَمَدَّحَ بِاَنَّهٗ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ وَّلَمْ

جواب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی یہ مدح کی جاتی ہے کہ وہ اونگھ اور نیند سے پاک

یَدُلَّ ذٰلِکَ عَلٰی اَنَّهٗ یَصِحُّ ذٰلِکَ عَلَیْهِ وَتَمَدَّحَ بِاَنَّهٗ لَا تُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ وَلَمْ یَدُلَّ ذٰلِکَ عِنْدَ الْمُعْتَزِلَةِ عَلٰی اَنَّهٗ یَصِحُّ اَنْ تُدْرِکَهُ الْاَبْصَارُ۔

ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ اونگھ اور نیند اس کے لیے ممکن ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کی یہ بھی مدح کی جاتی ہے کہ ابصار اس کا ادراک نہیں کرتیں۔ اور معتزلہ کے نزدیک بھی یہ اس پر دلالت نہیں کرتا کہ اس کے لیے ادراکِ ابصار ممکن ہے۔

(تفسیر کبیر ص ۳۲۶ ج ۳ مطبوعہ مصر)

ناظرین! وہابیوں کا عقیدہ اور معتزلہ کا عقیدہ میں موازنہ کیا جائے تو دونوں ہم خیال ثابت ہوتے ہیں۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ بیدینِ معتزلہ نے ظلم کو تحتِ قدرت کہا ہے۔ اور وہابیوں نے کذب اور جھوٹ اور خلافِ وعدہ کہا۔ دونوں اللہ تعالیٰ کے لیے عیب، نقص اور قباحت ثابت کرتے ہیں۔

ناظرین! وہابیوں کے آئمہ کی عبارات اور نظریات سے یہ بھی لازم آیا کہ اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ اپنی اولاد پیدا کرنے۔ زنا، چوری اور تمام بُرے افعال حتےٰ کہ شراب پینے، قمار بازی وغیرہ پر قادر ہے۔ کیونکہ جب انسان ان تمام افعالِ قبیحہ کے کرنے پر قادر ہے تو خدا کیوں قادر نہ ہو۔ کیونکہ بقول وہابیہ اگر قادر نہ سمجھا جائے تو ثابت ہوگا کہ انسان کی قدرت ربِّ کریم کی قدرت سے زیادہ ہے۔

خُداتعالےٰ کی قبر اور اُس پر شامیانے

دیوبندی اور غیر مقلد وہابیوں کے معبود اسماعیل دہلوی قتیل نے تو اللہ تعالےٰ کی قبر اور اس پر شامیانے بھی ثابت کر دیئے ہیں کیونکہ اس نے لکھا ہے کہ:

"ان کی قبر کو بوسہ دیوے۔ مورچھل جلاوے اس پر شامیانہ کھڑا کرے ..... تو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے۔" (تقویۃ الایمان ص ۱۲)

ناظرینِ کرام! اسماعیل دہلوی قتیل نے اولیاء کی قبروں کو بوسہ دینا۔ مورچھل جھلنا،

اور شامیانہ کھڑا کرنے کو شرک قرار دیا ہے۔ اور شرک کی تعریف خود ہی اسی کتاب تقویۃ الایمان میں جو خود اس نے لکھی ہے وہ یہ ہے کہ:

"جو چیزیں اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہیں۔ اور اپنے بندوں کے ذمہ نشانِ بندگی ٹھہرائی ہیں۔ وہ چیزیں اور کسی کے واسطے کرنی۔" (تقویۃ الایمان

کیا وہابیوں نے اپنے خدا کے لیے کوئی قبر تجویز کرلی ہے جس کو بوسہ دینا اور اس پر مورچھل جھلنا اور شامیانہ کھڑا کرنا خدا تعالےٰ نے اپنے لیے خاص کیا ہو۔ اور اپنے بندوں پر نشانِ بندگی ٹھہرایا ہو وہ خدا کو مجسم مانتے ہیں۔ جس پر مورچھل جھلنا اور شامیانہ کھڑا کرنا نشانِ بندگی ہے۔ اور یہ نشانِ بندگی وہابیہ نجدیہ کس تیرتھ میں جا کر ادا کرتے ہیں۔ یہ ہے کی نظر میں خدا کی عظمت و شان (العیاذ باللہ)

اللہ تعالیٰ نے ہر نبی سے خود غلطیاں کرائی ہیں

مودودی صاحب اپنی کتاب "تفہیمات" میں اللہ تعالےٰ اور انبیاءِ عظام کی شانِ اقدس میں گستاخی کی جسارت کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ:

"ان حضرات نے شاید اس امر پر غور نہیں کی۔ کہ عصمت دراصل انبیاء کے لوازمِ ذات سے نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو منصبِ نبوت کی ذمہ داریاں صحیح طور پر ادا کرنے کے لیے مصلحتاً خطاؤں اور لغزشوں سے محفوظ فرمایا ہے۔ ورنہ اللہ تعالےٰ کی حفاظت تھوڑی دیر کے لیے بھی ان سے منفک ہو جاتے تو جس طرح عام انسانوں سے بھول چوک اور غلطی ہوتی ہے اسی طرح انبیاء سے ہوسکتی ہے۔ اور یہ ایک لطیف نکتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بالارادہ ہر نبی سے کسی نہ کسی وقت اپنی حفاظت اٹھا کر ایک دو لغزشیں ہو جانے دی ہیں۔ تاکہ لوگ انبیاء کو خدا نہ سمجھیں اور جان لیں کہ یہ بھی بشر ہیں۔"

(تفہیمات ص۵۶ ج۲)

دیوبندی وہابیوں کے مولوی مظہر حسین آف چکوال نے یہ عبارت لکھ کر جو تبصرہ کیا ہے وہ من و عن درج کر دیا جاتا ہے۔

"یہاں مودودی صاحب نے حسبِ ذیل امور کی تصریح کردی ہے۔

(۱) اللہ تعالےٰ نے ہر نبی سے بعض دفعہ اپنی حفاظت (عصمت) اٹھالی ہے

(۲) عام انسانوں کی طرح انبیاء سے غلطیاں ہوتی ہیں۔

(۳) اللہ تعالےٰ نے اپنے ارادے سے کسی نہ کسی وقت ہر نبی سے اپنی حفاظت اٹھا کر ان سے غلطیاں کرائی ہیں۔

(۴) یہ غلطیاں انبیاء سے اس لیے کرائی گئی ہیں تاکہ لوگ ان کو خدا نہ سمجھیں۔

مودودی صاحب نے ان باتوں کو انبیاء کی طرف منسوب کرکے ان کی بھی توہین کی ہے اور نعوذ باللہ اللہ تعالےٰ کی بھی۔ کیونکہ انبیاء کرام سے اگر کوئی لغزش ہوتی ہے تو وہ محض بھول چوک اور خطائے اجتہادی ہوا کرتی ہے۔ جو عصمت کے خلاف نہیں ہوتی۔ اس وقت انبیاء معصوم ہوتے ہیں۔ تعجب ہے کہ انبیاء کی لغزشوں کو اللہ تعالےٰ کے ذمہ لگا کر مودودی صاحب نے خالقِ کائنات کو بھی نعوذ باللہ ہدفِ طعن بنا دیا۔"

(مودودی مذہب ص۳۱،۳۲)

یہ تھے وہابی اکابر کے اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ کے متعلق نرالے عقائد۔ وہابی اکابر نے تو کلمۂ توحید کو بھی بدل ڈالا۔ اور اس سے بھی زیادتی کردی۔ چنانچہ اس حقیقت کا ثبوت پیشِ خدمت ہے۔

غیر مقلدین وہابیوں کا کلمہ میں زیادتی کرنا:

غیر مقلد وہابی مولوی محمد ابو القاسم بنارسی نے اہلحدیث امرتسر میں لکھا ہے کہ

۱؎ یہ بھی دیوبندی وہابیوں کا ہی عقیدہ ہے۔ اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہرگز نہیں۔ (فقیر قادری)

"اہلحدیث کے دور کو مدت گذر گئی ۔ اسی امتداد زمانہ کی وجہ سے ان کے آزاد خیالات میں انقلاب اور ہمت آگئی آگئی حتیٰ کہ اپنے پرانے ورد لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کو بھی بھولنے لگے اور اس کے ساتھ نہ معلوم کیا کیا ازاد کئے ۔"

(اخبار اہلحدیث امرتسر ص۸۴۷ ۹ر جولائی ۱۹۱۵ء)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عبد الجبار امام اللّٰہ

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنے مسلک کے امام عبد الجبار غزنوی اور ان کے معتقدین کے متعلق لکھا ہے کہ :

"ہمارے ملک میں ایک نئی تثلیث قائم ہوئی ہے جو عیسائیوں کی تثلیث سے زیادہ مضبوط ہے ۔ وہ کسی طرح نہیں چاہتے کہ کسی قومی کام میں مل کر کام کریں ۔ بقول ڈپٹی محمد شریف صاحب امرتسری جب تک کوئی شخص یہ نہ مانے کہ لا الٰہ الا اللّٰہ عبد الجبار امام اللّٰہ ۔ اس سے ملنا جائز نہیں ۔"

(اخبار اہل حدیث امرتسر ص۱۱ کالم ۳ ۵ر اپریل ۱۹۱۲ء)

قارئین ! یہ ہے غیر مقلد وہابیوں کا حال ۔ اب دیوبندی وہابیوں کا حال بھی ملاحظہ فرمائیے ۔ چھوٹے میاں سو چھوٹے میاں بڑے میاں سبحان اللہ !

یہ تھا غیر مقلد وہابیوں کی تحریروں سے ثبوت ، اب دیوبندی وہابیوں کے نام نہاد مجدد اور حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی کی تحریر سے نئے کلمہ اور نئے درود شریف کی تائید اور ترغیب پیش کی جاتی ہے ۔

دیوبندیوں کا کلمہ : لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اشرف علی رسول اللّٰہ

دیوبندیوں کا درود : اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا ومولانا اشرف علی

دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی کا ایک مرید تھانوی صاحب کو اپنا ایک واقعہ لکھتا ہے کہ :

"خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللّٰہ کی جگہ حضور (اشرف علی تھانوی) کا نام لیتا ہوں ۔ اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ مجھ سے غلطی ہوئی ۔ کلمہ شریف کے پڑھنے میں اسکو صحیح پڑھنا چاہیئے ۔ اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں ۔ دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے ۔ حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں ۔ لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے ۔ دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے ۔ لیکن اتنے میں میری حالت یہ ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا ، بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہو گئی ، زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی ۔ اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا ۔ لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور (اشرف علی) کا ہی خیال تھا ۔ لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جاوے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جاوے بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے

تدارک میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں؛

اللّٰھم صل علےٰ سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی

حالانکہ اب بیدار ہوں، خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں۔ مجبور ہوں۔ زبان اپنے قابو میں نہیں۔ اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی۔ خوب رویا۔ اور بھی بہت سے وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں۔ کہاں تک عرض کروں؟

مولوی اشرف علی تھانوی نے اسکا جواب جو اپنے مرید کو دیا وہ یہ ہے؛

جواب: اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہٖ تعالیٰ متبع سنت ہے۔

۲۴ شوال ۱۳۳۵ھ

(رسالہ الامداد ۱۳۳۵ھ بابت صفر ۱۳۳۶ھ)

قارئین کرام! دیوبندی وہابیوں کے نام نہاد مجدد اور حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے اپنے مرید کو توبہ کرنے کی نصیحت نہیں کی اور یہاں تک کہ یہ بھی نہیں لکھا کہ یہ شیطانی وسوسہ ہے بلکہ جواب میں اس کی حوصلہ افزائی اور تائید کر دی۔

مولوی اشرف علی تھانوی کے جواب کو پڑھ کر عوام یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ جو کام مرزا قادیانی سے نہیں ہو سکا۔ وہ دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی نے کر دیا ہے۔ نیز دیوبندیوں کے نزدیک الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ۔ یہ درود شریف پڑھنے والا مشرک اور کافر ہے مگر اللّٰھم صلّ علےٰ سیدنا و مولٰنا اشرف علی پڑھنے والا مسلمان اور موحد ہے

ہفت روزہ اہلحدیث کا تبصرہ

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے اس خواب پر اہلحدیث حضرات کے ہفت

روزہ "اہلحدیث" لاہور کا تبصرہ بھی قابلِ غور ہے۔ جو کہ درج کیا جاتا ہے۔

اس خواب کا واقعہ دراصل مرشد و مرید کا سمجھا بوجھا منصوبہ اور دونوں ہی کی منظم سازش کا نتیجہ ہے۔ اگر یہ جھوٹا عذر بغرض محال مان بھی لیا جائے کہ مرید کی زبان بے قابو ہو گئی تھی اور بے اختیاری میں یہ فقرہ نکل گیا تھا تو تعجب اس پر ہے کہ پیر و مرشد تو ہوش میں تھے۔ اور ان کا قلم اختیار میں تھا تو پھر مرید کو سرزنش کرنے کے بجائے حوصلہ افزا جواب کیوں لکھ بھیجا؟ اب قارئین ہی انصاف سے فیصلہ فرمائیں کیا تبلیغی جماعت اس قسم کی باتوں کی بھی تبلیغ کرے گی؟ اور مسلمانوں کو تھانوی کا کلمہ پڑھوا کر ان کی امت میں داخل کرائے گی؟

پیغمبرانہ منصب

بعضوں کا یہ شبہ بجا معلوم ہوتا ہے کہ یہ جماعت اب نہیں پھر کبھی نہ کبھی اس تبلیغی جدوجہد کی آڑ میں ایک اور تحریک کو جنم دے دے گی۔ اس دعوت و تبلیغ کے پردے سے پورے تقدس کے ساتھ ساتھ کوئی نہ کوئی پیغمبرانہ منصب پر جلوہ گر ہو جائے گا۔ کیونکہ اس سے پہلے بھی اسی "طلائے ناب" کے سلسلہ میں کڑیوں میں سے تین اکابر دیوبند مولانا نانوتوی مولانا گنگوہی اور مولانا الیاس نے اپنے آپ کو پیغمبرانہ سطح پر پہنچانے کی کوشش کی ہے اب یہ جماعت اسی قسم کے تجدیدی کارناموں کی تکمیل کرنا چاہتی ہے تو ایک اور نئے فتنہ کو جنم دینے کے لیے راہ ہموار کرنے کی صورت کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ وہ منحوس دن نہ دکھائے اس جماعت سے وابستہ تینوں مولاناؤں نے یکساں طور پر منصب نبوت کی طرف پیش قدمی کی ہے پھر ان تینوں پیشواؤں کے مشترک اقدامات کی کیا تاویل ہو سکتی ہے بس یہی کہا جا سکتا ہے کہ ان میں سے ہر ایک نے پیغمبر کی سطح پر پہنچنے کی کوشش کر کے بعد والوں کے لیے راستہ ہموار کیا ہے۔ (مختصراً ملخصاً) (ہفت روزہ اہلحدیث لاہور ۲۶ جولائی)

جمعیت اہلحدیث نے جو لکھا ہے بالکل ٹھیک لکھا ہے ہم بھی ان سے متفق ہیں
لیکن ان کو اپنے سردارِ اہلحدیث مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے فتوے کو بھی
بولنا چاہیئے جسمیں انہوں نے مرزائی امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز قرار دیا ہے
مرزائن کے ساتھ نکاح بھی جائز قرار دیا ہے۔ دونوں فتوے پیشِ خدمت ہیں

ثنائی فتوے

مرزائی کو امام بنانا از روئے حدیث شریف جائز نہیں ہے
اِجْعَلُوْا اَئِمَّتَکُمْ خِیَارَکُمْ اپنے میں سے اچھے لوگوں
کو امام بنایا کرو۔ بنانے کا گناہ الگ رہا نماز ادا ہو جائے گی۔ حدیث میں ہے
صَلُّوْا خَلْفَ کُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو
یعنی اگر وہ جماعت کرا رہا ہو تو مل جاؤ۔ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ۔

(اخبار اہلحدیث امرتسر صـ۱۱ کالم نمبر ۲ - ۳۱ مئی ۱۹۱۲ء)

"میرا مذہب اور عمل ہے کہ ہر ایک کلمہ گو کے پیچھے اقتداء جائز ہے۔
چاہے وہ شیعہ ہو یا مرزائی" (اخبار اہلحدیث امرتسر صـ۶ ۱۶ اپریل ۱۹۱۵ء)

مرزائن سے نکاح

س:۔ باپ بیٹی دونوں مرزائی ہیں لیکن غیر مرزائی مرد
سے نکاح پر دونوں رضامند ہیں۔ نکاح جائز ہے یا نہیں
جبکہ ناکح اور منکوحہ اپنے اپنے مذہب پر قائم رہیں۔

(شیخ قاسم علی از بہاولپور)

ج:۔ اگر عورت مرزائن ہے تو اور علماء کی رائے ممکن ہے مخالف ہو میرے ناقص
علم میں نکاح جائز ہے۔ (اہلحدیث امرتسر صـ۱۳ کالم ۱، ۲ نومبر ۱۹۳۴ء)

مرکزی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت اگر تردید مرزائیت
میں مخلص ہے تو ان کو چاہیئے کہ شخصیت پرستی

کو بالائے طاق رکھکر اس خواب کو بار بار پڑھیں اور ان علماء سے لاتعلقی کا اعلان کریں۔
جو ایسے کفریہ باتوں کی پشت پناہی کرتے ہیں۔

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کے علاوہ دیوبندی حضرات کے مفتی اعظم
اور جمعیت علماء ہند کے صدر مفتی کفایت اللہ دہلوی نے نسلی مرزائیوں کو اہلِ کتاب
قرار دیا ہے۔ سوال و جواب دونوں درج ہیں۔

نسلی مرزائی اہلِ کتاب ہیں

سوال:۔ آنجناب نے مرزائیوں کے متعلق
ایک سوال کے جواب میں ارسال فرمایا ہے کہ
نسلی مرزائی کو اہلِ کتاب کا حکم دیا جائے گا۔ یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ کیسے اہل کتاب ہو
سکتے ہیں۔ مفصّل دلائل ارشاد فرمائیں؟

جواب:۔ نسلی مرزائی اسی طرح اہلِ کتاب کے حکم میں ہیں۔ جس طرح یہود و نصاریٰ
شامی میں اس مسئلہ کی بحث ہے۔ اور یہی راجح ہے۔

(کفایت المفتی صـ۳۱۷ جلد اوّل مطبوعہ کراچی)

نسلی مرزائی کا ذبیحہ جائز

مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی دیوبندی نے
نسلی مرزائی کا ذبیحہ جائز قرار دیا ہے۔ سوال اور
جواب دونوں پیشِ خدمت ہیں۔

سوال:۔ جو شخص احمدی فرقہ (المعروف مرزائی فرقہ) سے تعلق رکھنے والا ہو۔ خواہ
مرزا قادیانی کو نبی مانتا ہو یا مجدّد اور ولی وغیرہ۔ اس کے ہاتھ کا مذبوحہ حلال ہے
یا حرام؟ (المستفتی ۴۶۹ عبداللہ بہاول پور)

جواب ۳۳۹:۔ اگر یہ شخص خود مرزائی عقیدہ اختیار کرنے والا ہے یعنی اس کے
ماں باپ مرزائی نہ تھے۔ تو یہ مرتد ہے اس کے ہاتھ ذبیحہ درست نہیں۔

لیکن اگر اس کے ماں باپ یا اُن میں سے کوئی ایک مرزائی تھا تو یہ اہلِ کتاب
کے حکم میں ہے اور اس کے ہاتھ کا ذبیحہ درست ہے۔

(محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ دہلی)

مجلسِ عمل تحفظ ختمِ نبوت والے احباب سے ہمارا مطالبہ ہے کہ اگر واقعی آپ مرزائیت اور مرزائی نوازوں کے خلاف ہیں۔ تو مولوی اشرف علی تھانوی مولوی قاسم نانوتوی۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری اور مفتی کفایت اللہ دہلوی دیوبندی اور اہلحدیث اکابر سے متعلق بھی کوئی اشتہار اور پمفلٹ شائع کر کے ان کی اور اپنی پوزیشن واضح کریں۔

لیکن مجلسِ عمل تحفظ ختمِ نبوت کبھی بھی اپنے ان اکابر کے خلاف کچھ بھی نہ لکھیں گے جس سے عیاں ہے کہ تردید مرزائیت میں یہ لوگ مخلص نہیں۔ مقصد صرف شہرت ہے

مرکزی مجلسِ تاجدارِ ختمِ نبوت

تردید مرزائیت کے لیے جو کہ خالص اہلسنت وجماعت کی تنظیم ہے اِن تمام دیوبندی اور اہلحدیث اکابر کی سخت مخالف ہے جو مرزائی نواز ہیں۔

یاد رہے کہ مرزائیت کی تردید میں سب سے پہلے اعلحضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مجدد دین وملت۔ تاجدارِ بریلی شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے کتاب لکھی۔ قادیاں شہر میں تردید مرزائیت میں سب سے پہلے جو جلسہ ہوا۔ وہ اہلسنت وجماعت کا ہوا۔ عالمِ ربانی، عارفِ حقانی پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی اور امیرِ ملت محدث علی پوری پیر سید جماعت علی شاہ صاحب علیہما الرحمۃ نے مرزا قادیانی دجال کو مناظرہ اور مباہلہ کے لیے للکارا مگر مرزا قادیانی مقابلہ میں نہ آیا۔ مجلسِ تحفظ ختمِ نبوت نے کبھی بھی اپنی تقریر وتحریر میں ان کا ذکر نہیں کیا۔ وہ اس لیے کہ یہ سُنّی تھے۔

(نوٹ) صفحہ ۳۹ پر کفایت المفتی صفحہ ۳۱۳ کا فوٹو کاپی ہے۔۔۔

(۱۷) لولاک لما خلقت الافلاک۔ (حقیقۃ الوحی ص۹۹)

(۱۸) میرا الہام ہے وما ینطق عن الھوی (اربعین ص۳)

(۱۹) وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین (حقیقۃ الوحی ص۸۲)

(۲۰) انک لمن المرسلین۔ (حقیقۃ الوحی ص۱۰۷)

(۲۱) آتاک ما لم یؤت احدا من العالمین۔ (حقیقۃ الوحی ص۱۰۷)

(۲۲) انہ معک یقوم اینما قمت (ضمیمہ انجام آتھم ص۵)

(۲۳) مجھے حوض کوثر ملا ہے انا اعطینٰک الکوثر۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص۸۵)

(۲۴) میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ہو بہو اللہ ہوں رأیتنی فی المنام عین اللہ وتیقنت اننی ھو فخلقت السمٰوٰت والارض۔ (آئینہ کمالات مرزا ص۵۶۴)

(۲۵) میرے مرید کسی غیر مرید سے لڑکی نہ بیاہا کریں (فتاوی احمدیہ ص۷)

جو شخص مرزا قادیانی کا ان اقوال میں مصدق ہو اس کے ساتھ مسلم غیر مصدق کا رشتہ زوجیت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور تصدیق بعد نکاح موجب افتراق ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

(۲۲۸) **جواب**۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے یہ اقوال جو سوال میں نقل کیے گئے ہیں اکثر ان میں سے میرے دیکھے ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی ان کے بے شمار اقوال ایسے ہیں جو ایک مسلمان کو مرتد بنانے کے لیے کافی ہیں۔ پس خود مرزا صاحب اور جو شخص ان کا ان کلمات کفریہ میں مصدق ہو سب کافر ہیں اور ان کے ساتھ اسلامی تعلقات مناکحت وغیرہ رکھنا حرام ہے۔ تعجب ہے کہ مرزا صاحب اور ان کے جانشین تو اپنے مریدوں کو غیر مرزائی کا جنازہ پڑھنا بھی حرام بتائیں اور غیر احمدی انھیں مسلمان سمجھ کر ان کے ساتھ رشتے ناتے کریں۔ آخر غیرت بھی کوئی چیز ہے۔

سوال

جو شخص احمدی فرقہ (المعروف مرزائی فرقہ) سے تعلق رکھنے والا ہو، خواہ مرزا آنجہانی کو نبی مانتا ہو یا مجدد اور ولی وغیرہ اس کے ہاتھ کا مذبوحہ حلال ہے یا حرام؟ المستفتی نمبر ۲۶۹ عبداللہ (بہاولپور)

(۲۲۹) **جواب**۔ اگر یہ شخص خود مرزائی عقیدہ اختیار کرنے والا ہے یعنی اس کے ماں باپ مرزائی نہ تھے تو یہ مرتد ہے اس کے ہاتھ کا ذبیحہ درست نہیں۔ لیکن اگر اس کے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک مرزائی تھا تو یہ اہل کتاب کے حکم میں ہے اور اس کے ہاتھ کا ذبیحہ درست ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی۔

کفایت المفتی صفحہ ۳۱۳ کا اصل فوٹو

قارئینِ کرام! وہابیہ نجدیہ دیوبندیہ کے اکابر کی خود ساختہ توحید کے نمونے دیکھے۔ یہ ہر روز توحید توحید کا ڈھنڈورا پیٹنے والے اور مسلمانوں کو کافر اور مشرک بنانے والے نام نہاد توحید کے ٹھیکیداروں کی توحید کا حال۔ جو قرآن وحدیث کے بالکل خلاف ہے۔

اب آپ خود ہی قیاس فرمالیں کہ جن کے اکابر کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہو کہ سب سے بڑا بھی نہ ہو۔ جھوٹ بھی بول سکتا ہو۔ بے علم بھی ہو۔ مکار دغاباز۔ چال چلنے والا۔ بھول جانے والا۔

عیوب ونقائص کا امکان بھی ہو اور دیگر رذائل اور قبیح افعال کا سرزد ہونا جس سے ممکن ہو ایسے فرقہ کے لوگوں نے دینِ اسلام اور قرآن وسُنت کو کیا سمجھا اور اُس کی کیا تبلیغ واشاعت ہوگی۔

نیز جن حضرات کے نزدیک خُدا تعالےٰ جل جلالہٗ کا یہ مقام ہے ان کے نزدیک سرورِ انبیاء، حبیبِ خُدا، رازدارِ ربِّ العلا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم اور دیگر مرسلین عظام اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی کیا قدر ومنزلت اور رفعت وعظمت ہوگی۔ درحقیقت خُداوندِ کریم عزاسمہٗ کے متعلق ان کے عقائدِ باطلہ اسی لیے ہیں کہ ان وہابیوں کے سینے میں عشقِ رسول سے خالی ہیں کیونکہ جن دِلوں میں عشقِ مصطفیٰ موجود ہے انہی دِلوں کو خدا تعالےٰ کی معرفت اور صحیح توحید عظمت حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گستاخانِ رسول میں سے کوئی ولی اللہ نہیں ہوا۔

> نوٹ:- کتاب میں درج کردہ حوالہ جات کی فوٹو اگر مطلوب ہوں تو ڈاک کے ذریعہ خرچہ بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔

ضمیمہ

اِس پُرفتن دور میں جہاں اخلاقی۔ معاشرتی وغیرہم سینکڑوں خرابیاں ہیں۔ وہاں عقائد کی خرابیاں بھی بدرجہ اولیٰ ہیں۔ جیسے خوردنی اشیاء میں ملاوٹ کرنے کا بازار گرم ہے اسی طرح عقائد میں ملاوٹ کرنے والے حضرات بھی زوروں پر ہیں۔ آپ "نقالوں سے بچو" اشتہارات، اخباروں اور رسالوں میں بلکہ ریڈیو۔ ٹی۔ وی میں دیکھتے ہوں گے۔ اِسی طرح انگریز نے پاک وہند میں ایک سازش کے تحت اسلام کے نام پر مختلف مذاہب اور فرقوں کی داغ بیل ڈالی۔ اور ان کی سرپرستی کی۔ ان گروہوں کے علماء کو جاگیریں دیں اور خطابات سے بھی نوازا۔

جن مقاصد کے لیے انگریز نے ان کو خوش کیا اور سرپرستی کی، ان میں اوّلین مقصد صرف اور صرف مسلمان کے دلوں سے اللہ تعالیٰ اور رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعظیم وتوقیر کو ختم کرنا تھا جس میں انگریز کامیاب ہوگیا۔ اِس دور میں کچھ کتابیں جو کہ رسوائے زمانہ ہیں۔ منظرِ عام پر آئیں۔ جن میں تعظیمِ مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو شرک اور کفر قرار دیا گیا۔

مثلاً ندا کرنا یعنی یا رسُول اللہ کہنا۔ مدد کے لیے پکارنا۔ بے مثل ماننا۔ امکانِ نظیر۔ حاضر وناظر۔ مالک ومختار۔ علمِ غیب۔ روضہ مقدسہ کا ارادہ کرکے سفر کرنا۔ اِذن ماننا۔ نورانیت۔ وسیلہ۔ نفع رساں۔ فریادرس۔ دور دراز سے سننا۔ حیات النبی وغیرہم عقائد ونظریات پر ایمان رکھنا ان کے نزدیک کفر وشرک ہے۔

لیکن حیرت کا مقام ہے۔ کہ اپنے علماء سے متعلق یہی عقائد اور نظریات رکھنا ان کے نزدیک عین ایمان اور اسلام ہے۔ اِس کتاب میں ان کے مسلک کی کتابوں سے ان کے اپنے علماء سے متعلق یہی نظریات درج کیے گئے ہیں اور فیصلہ مسلم عوام پر

چھوڑ دیا ہے۔ کیا ان دیوبندی اور اہلحدیث حضرات کے نزدیک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام سے زیادہ اپنے علماء کا مقام و احترام ہے یہ سب کچھ انہوں نے اپنے آقا اور اپنی سرکار انگریز کو خوش کرنے کیلئے کیا ہے

لیکن مسلمان کا شیوا اور عقیدہ شاعر مشرق حکیم الامت علامہ اقبال علیہ الرحمہ نے کیا خوب بیان فرمایا ہے ؎

در دلِ مسلم مقامِ مصطفےٰ است
آبروئے ماز نامِ مصطفےٰ است

وہابیوں کے نزدیک نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر اپنے مولویوں کا مقام ہے

وہابیوں کے نزدیک حرفِ ندا یا رسول اللہ، یا نبی اللہ، یا حبیب اللہ کہنا شرک ہے۔ مگر جب وہابیوں کے سردار مولوی ثناء اللہ صاحب مرجائیں اور ان کے مرنے کے بعد ان کو حرفِ ندا سے وہابی پکاریں تو شرک نہ ہو۔ اور پکے موحد ہی رہیں۔

اے ثناء اللہ اے شیرِ خدائے لم یزل
قاسمِ علمِ الٰہی پیکرِ علم و عمل
اے زعیم قوم و خیرِ اُمتِ خیرُ الاُمم!
کاش آجائے تیرا پھر سے وجودِ محترم
اے مسافر تیز رفتاری تجھے اچھی نہ تھی
چھوڑ دینی جائے سرداری تجھے اچھی نہ تھی
اے مناظر ہائے تو باغِ جہاں سے کیا گیا!
تیرے غم سے اپنے شیداؤں کا دل برما گیا

([illegible])

مولوی محمد جوناگڈھی مدیر اخبار دہلی کو مرنے کے بعد حرفِ ندا اے سے پکارا ہے۔

اے فضل ھلم علیہ ترا با!
اے جمر احاطہ الاعجاز

(اخبار محمدی دہلی ص۱۲ یکم جنوری ۱۹۴۲ء)

وہابیہ محمدیہ کے مدرسہ رحمانیہ دہلی کو بھی وہابیوں نے حرفِ ندا سے یوں پکارا

گلشنِ رحمانیہ! اے نو بہارِ مقتدر
مرحبا کس شان سے عالم میں ہے تُو جلوہ گر

تُو نے ایسی راحتیں دیں اے مکانِ علم و فن
تیری جانب آ گئے خود عاشقانِ علم و فن!

یوں نوازش تو نے کی اے بوستانِ علم و فن
کامراں ہونے لگے سب طالبانِ علم و فن
(اخبار محمدی دہلی ص۱۲ یکم اگست ۱۹۴۱ء)

وہابیوں کے نزدیک حبیبِ خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کو چارہ جو سمجھنا شرک ہے۔ مگر مولوی ثناء اللہ امرتسری کو وہابی چارہ جو کہیں تو مسلمان کے مسلمان رہیں۔ وہابیوں کے نزدیک امام الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں ہے مگر ثناء اللہ امرتسری کو وہابی قاسمِ علمِ الٰہی سمجھیں تو ان پر شرک کا فتویٰ نہ لگے۔

وہابیوں کے نزدیک حبیبِ کردگار صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کو اُمت کا والی۔ وسیلہ، حاجت روا اور مایۂ بے مایگاں سمجھنا شرک مگر امرتسری کو مایۂ بے مایگاں سمجھنا عین توحید ہے:

اے امانِ مسلماں!	اے سرورِ ہندوستان
اے شفیقِ دشمناں!	اے چارۂ جوئے دوستاں
اے زبانِ بے زباں!	اے مایۂ بے مایگاں!
غازیِ حسنِ بیاں!	اے شوکتِ تیر و سناں

اے ثناء اللہ! اے شیرِ خدائے لم یزل
قاسمِ علمِ الٰہی پیکرِ علم و عمل
(سیرت ثنائی ص۴۰۵)

دین پرور اے ثناء اللہ، عالی مقام
آپ کو اللہ نے بخشا تھا کارِ رہبری
(سیرت ثنائی ص۴۱۴)

وہابیوں کے نزدیک سرورِ عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کو مدد کے لیے پکارنا اور ان کو مددگار سمجھنا شرک و کفر ہے۔ مگر نواب صدیق حسن بھوپالوی (جو وہابیوں کا محدث اور مفسر ہے) اپنے فرقہ کے قاضی شوکانی کو مدد کے لیے پکارے اور مددگار سمجھے تو ولی کامل ہی رہے۔

زمرۂ راستے در افتاد بارباب سُنن!
شیخ سنت مددے قاضی شوکانی مددے
(نفح الطیب ص۸)

وہابیوں کے نزدیک رسول پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہماری مثل بشر ہیں۔ مگر ان کے نزدیک مولوی ثناء اللہ امرتسری کا کوئی ثانی نہیں تھا۔

اے گُل گلزارِ وحدت تیرا ثانی کون تھا!
کر دیا جس نے الگ دودھ اور پانی کون تھا
(سیرت ثنائی ص۴۶۸)

وہابیوں کے نزدیک خدا اگر چاہے تو کروڑوں محمد پیدا کر ڈالے مگر اپنے مولوی ثناء اللہ امرتسری کے متعلق عقیدہ ہے کہ:

اے ثناء اللہ تیرے بعد اب کوئی نہیں

نفح الطیب مصنفہ نواب صدیق حسن بھوپالوی قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ سے مل سکتی ہے۔

کون ہے وہ آنکھ تیرے غم میں جو روئی نہیں

(سیرت ثنائی ص ۴۱۸)

وہابیوں کے نزدیک احمدِ مختار صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم انتقال کے بعد پھر دُنیا میں تشریف نہیں لا سکتے مگر اپنے مولوی ثناء اللہ امرتسری کو مرنے کے بعد پھر دُنیا میں آنے کے متعلق اس طرح عرض گزار ہیں:

پھر رہے ہیں منکرین حق کیے سر بلند!
لے کے آجا اپنی تیغِ زباں سیفِ قلم

(سیرت ثنائی ص ۴۱۹)

اب نہیں ہرگز اڑیں گے تیرے پروانے کبھی!
آتو جا یکبار روشن پھر ہوا ئے شمعِ حرم

(سیرت ثنائی ص ۴۱۸)

وہابیوں کا عقیدہ نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہے کہ محمد و علی کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ مگر اپنی جماعت کے مولوی عبداللہ غزنوی کے متعلق عقیدہ ہے کہ وہ مستجاب الدعوات تھے۔ (داؤد غزنوی ص ۱۵)

وہابیوں کا رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے متعلق عقیدہ ہے کہ وہ نفع اور نقصان کے مالک نہیں ہیں۔ مگر اپنے مولوی ثناء اللہ امرتسری کے متعلق عقیدہ ہے۔

آج ہر فردِ بشر غم میں ہے ان کے مغموم
اُٹھ گئی آہ جماعت سے مجسّم برکت!

(سیرت ثنائی ص ۴۱۱)

وہابیوں کے نزدیک نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم اور اولیاء کاملین علیہم الرضوان کا عرس پاک کرنا بدعت اور ناجائز ہے۔ مگر ان کے اپنے مولوی امام عبدالوہاب دہلوی کا ہر سال عرس منایا جاتا ہے۔

جیسا کہ اخبار محمدی والوں نے شائع کیا ہے:

"دہلی میں ہر سال عبدالوہاب صاحب آنجہانی بانی فرقہ امامیہ کا عرس ہوا کرتا ہے۔ اسی طرح اس سال بھی اس کے فرزند نے باپ کی یاد تازہ کرنے کے لیے بتاریخ ۲۸ فروری ۱۹۳۹ء کو عرس رچایا۔"

(اخبار محمدی دہلی ص ۱۵ یکم اپریل ۱۹۳۹ء)

وہابیوں کے نزدیک نبی غیب داں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب اور کل کی خبر نہیں ہے۔ مگر وہابیوں کے مولویوں کو کل کی خبر بھی ہے۔ اور وہ خود علم کے خزانے بھی ہیں۔ جیسا کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کے مرنے کے بعد ایک وہابی مولوی ابو الخیر عبدالصمد صاحب اختر جودھپوری امرتسری کے جنت میں سدھارنے کی خبر دے رہے ہیں۔

تھے وہ اسلام کے مشہور مناظر واللہ
آہ دُنیا سے کیا کوچ سدھارے جنت!

(سیرت ثنائی ص ۴۱۴)

اے فقیہہ وقت۔ اے گنجینۂ علم و عمل
آپ کو بخشا تھا حق نے اوجِ ماہ و مشتری

(سیرت ثنائی ص ۴۱۷)

وہ عالم تھا۔ مجاہد تھا۔ محدث تھا زمانے کا!
وہ ہر میداں کا غازی مجتہد تھا زمانے کا!
وہ بحرِ علم تھا جس وقت طغیانی میں آتا تھا
مناظر بالمقابل کا کلیجہ کانپ جاتا تھا
مناظر تھا۔ مجاہد تھا۔ وہ سب علموں میں اعلم تھا
غرض وہ قوم اپنی میں سپہ سالارِ اعظم تھا

(سیرت ثنائی ص ۴۱۵)

ثَنَاءُ اللّٰہِ اَضْحٰی بَحْرُ عِلْمٍ
یُجِیْبُ السَّائِلِیْنَ بِلَا قُنُوْطٍ
اَحَاطَ بِکُلِّ عِلْمٍ فِیْہِ نَفْعٌ
فَقُلْ مَا شِئْتَ فِی الْبَحْرِ الْمُحِیْطِ

ثناء اللہ علم کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا تھا۔ جو پوچھنے والوں کو بغیر کسی جھجک و تامل کے جواب دے دیتا ہے۔ اس ہر ایسے علم کو جو نافع ہے احاطہ کر رکھا ہے۔ اس لیے اپنے بحرِ علوم سے جو چاہتا ہے کہتا چلا جا!

(سیرت ثنائی ص ۹)

وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو کوئی اختیار نہیں مگر امرتسری کے متعلق عقیدہ ہے کہ ثناء اللہ اپنے اختیار سے اس دنیا سے گئے ہیں

اور جلینا تھا تجھے اے خضرِ راہِ مستقیم
یوں نہ ہونا تھا تجھے بیتابِ جنّاتِ نعیم

(سیرت ثنائی ص ۴۴۰)

وہابیوں کے نزدیک السلام علیک یا رسول اللہ کہنا شرک و کفر ہے۔ مگر امرتسری پر حرفِ ندا سے سلام بھیجا جاتا ہے۔

السلام اے ابنِ بدرون و فلاطون کے عدیل
نور بھر دے قبر میں تیری خداوندِ جلیل
السلام اے ضیغمِ اسلام فاتحِ قادیان!

(سیرت ثنائی ص ۴۱۳)

لہ ثناء اللہ امرتسری کو فاتح قادیان کہنا سراسر جھوٹ ہے۔ بلکہ معاونِ قادیان کہنا درست ہے۔ تفصیل سے اس کا ثبوت دیکھنے کے لیے فقیر کی کتاب "وہابیت اور مرزائیت" کا مطالعہ فرمائیں۔

(فقیر ضیاء اللہ قادری غفرلہٗ)

اہلِ سنت وجماعت حضور پُرنور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے فضائل و کمالات بیان کریں تو وہابیوں کے مولوی یہ کہتے ہیں کہ یہ رسول کو خدا تک بڑھا دیتے ہیں مگر اپنے مولوی امرتسری کے متعلق یہ عقیدہ ہے۔

ہو بیاں مجھ سے بھلا کب آپ کے اوصاف کا
ہو سکے خورشید اور ذروں میں کیونکر ہمسری

(سیرت ثنائی ص ۴۱۴)

وہابیوں کے نزدیک سرورِ کائنات علیہ افضل التحیات والصلوٰۃ والتسلیمات ہماری مثل ہیں مگر امرتسری کے متعلق عقیدہ ہے کہ:

ہو سکے خورشید اور ذروں میں کیونکر ہمسری

(سیرت ثنائی ص ۴۱۴)

وہابیوں کے نزدیک یہ کہنا شرک ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے دم قدم سے کائنات میں بہار ہے۔ مگر اپنے مولوی امرتسری کے متعلق عقیدہ ہے کہ:

باغبانِ گلشنِ توحید و سنت آپ تھے
اے مسیحا آپکے دم سے یہ کھیتی تھی ہری

(سیرت ثنائی ص ۴۱۴)

وہابیوں کے نزدیک سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم عاجز ہیں مگر ان کے نزدیک امرتسری کا مقام یہ ہے:

دین پرور اے ثناء اللہ عالی مقام
آپ کو اللہ نے بخشا تھا کارِ رہبری!

(سیرت ثنائی ص ۴۱۴)

وہابیوں کے نزدیک بشر سرورِ دوسرا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم معصوم نہیں مگر ثناء اللہ امرتسری ان کے نزدیک پاکباز، پاک طینت اور شیخ الاذکیا رہے۔ آپ شیخ الاذکیا حجۃ الاسلام تھے۔ آپ کے حق میں تھا زیبا تر لباسِ سروری

کبھی اُس نے نظر ڈالی نہ تھی اسبابِ زینت پر
خدا رحمت کرے اس پاک باز و پاک طینت پر

(سیرت ثنائی ص۱۶۰ ۔ ۴۱۴)

وہابیوں کے نزدیک سرورِ عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا قولِ مبارک قرآن کی تفسیر میں حجت نہیں ۔ مگر ثناء اللہ امرتسری کے اسلام میں حجت قرار دے رہے ہیں

آپ شیخ الاذکیا ، حجۃ الاسلام تھے
آپ کے حق میں تھا زیبا ترلباسِ سروری

(سیرت ثنائی ص۴۱۴)

وہابیوں کے نزدیک شافعِ روزِ جزا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے مزار پُر انوار پر ارادہ کر کے جانا شرک ہے ۔ مگر وہابیوں کے امام عبداللہ غزنوی نے اپنے دادا کی قبر کو مرجع خلائق لکھا ہے ۔ (داؤد غزنوی ص۲۳۲)

وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ نگاہِ نبی سے یا زیارت سے کچھ نہیں ہوتا مگر اپنے مولوی عبداللہ غزنوی[1] کے متعلق یہ لکھا ہے کہ :

" بعض لوگ محض آپ کی صحبت میں بیٹھنے سے اور بعض صرف آپ کی زیارت سے صاحبِ حال ہو گئے ۔ اور ان پر روحانی کیفیات طاری ہو گئیں " (داؤد غزنوی ص۲۲۴)

وہابیوں کا اپنے مجددِ اعظم[2] محمد بن عبدالوہاب نجدی کے متعلق عقیدہ ہے کہ :

" آپ کا دروازہ ضرورتمندوں کے لیے ہمیشہ کھلا رہتا "

(محمد بن عبدالوہاب ص۵۸ مصنفہ احمد عبدالغفور عطار)

---

[1] مولوی داؤد غزنوی کے دادا ہیں ۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ)

[2] پروفیسر محمد شریف اشرف لائل پوری نے محمد بن عبدالوہاب نجدی کو مجددِ اعظم لکھا ہے ۔ (مجموعۃ التوحید ص)

وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ نبی ولی کے تبرکات سے کچھ فائدہ اور نفع نہیں ہوتا مگر اپنے مولوی عبداللہ غزنوی کے متعلق لکھا ہے ۔ کہ :

" حضرت کے لباس سے بھی استفادہ کرنے والوں کو فیض حاصل ہوا ۔ ایک طالب علم محض پوستین اٹھانے سے وجد میں آگیا ۔ اسی وجہ سے وہ طالب علم مرید پوستین کے نام سے مشہور ہوا " ۔

(داؤد غزنوی ص۲۲۴)

وہابیوں کے نزدیک نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا یوم میلاد منانا اور تعین یوم بدعت ہے ۔ مگر مولوی ثناء اللہ امرتسری کا دن منانے کے لیے تمام وہابیوں سے اپیل کی جا رہی ہے کہ :

" جس دن حضرت مولانا (ثناء اللہ امرتسری) زخمی ہوئے (۹ شعبان) ہمیشہ کے لیے یوم التبلیغ بنایا جائے ۔ اور اس دن سب اہلحدیث دن بھر سب کام چھوڑ کر مذہب اہلحدیث کی طرف اغیار کو کھلے کھلے لفظوں میں صاف صاف دعوت دیں " (شمع توحید ص۲ مطبوعہ امرتسر)

سرکار سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم تک کلمہ شریف کی دوسری جزو میں نبی یا رسول کا ذاتی " نام " صفاتی نام آیا ہے مگر وہابیوں نے اپنے مولوی عبدالجبار غزنوی کا نام بھی دوسری جزو کے طور پر استعمال کیا ہے ۔ دیکھیے اصل عبارت ۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ :

" ہمارے ملک میں ایک نئی تثلیث قائم ہوئی ہے ۔ جو عیسائیوں کی تثلیث سے زیادہ مضبوط ہے ۔ وہ کسی طرح نہیں چاہتے کہ کسی قومی کام میں ملکر کام کریں ۔ بقول ڈپٹی محمد شریف صاحب امرتسری جب تک کوئی شخص یہ نہ مانے کہ لا الٰہ الا اللہ عبدالجبار امام اللہ ۔ اس سے ملنا جائز نہیں " (اخبار اہلحدیث امرتسر ص۱۱ کالم ۳ ۔ ۵ اپریل ۱۹۱۲ء)

کلمہ شریف میں نبی پاک صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے کسی قسم کی زیادتی نہ فرمائی مگر وہابی اتنے دلیر اور بہادر نکلے ہیں کہ کلمہ میں نامعلوم کیا کیا ایزاد کیا اس کا تذکرہ خود مولوی ابوالقاسم بنارسی کانگریسی نے ان الفاظ میں کیا ہے:

"اصل یہ ہے کہ اہلحدیث کے دور کو ایک مدت گزر گئی ابھی امتدادِ زمانہ کی وجہ سے اُن کے آزاد خیالات میں انقلاب اور ہمت میں پستی آگئی۔ حتےٰ کہ اپنے پُرانے ورد لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ کو بھی بھولنے لگے۔ اور اس کے ساتھ نہ معلوم کیا کیا ایزاد کیے:

(اخبار اہلحدیث امرتسر ۹ جولائی ۱۹۱۵ء)

وہابی سرورِ کائنات مفخرِ موجودات محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو اپنی مثل بشر سمجھتے ہیں۔ مگر سید احمد بریلوی کے متعلق ان کے امام اسماعیل دہلوی نے کتاب "صراطِ مستقیم"

"بندۂ ضعیف محمد اسماعیل عرض کرتا ہے کہ اس کمترین پر خُدا تعالٰی کی بیشمار نعمتیں ہیں۔ اور سب سے بڑی نعمت ہادیِ زمانہ مُرشدِ یگانہ حضرت سید احمد صاحب کی محفل ہدایت منزل میں حاضر ہونا ہے۔ اللہ تعالٰے تمام مسلمانوں کو آپ کے دیر تک زندہ رکھنے سے فائدے دے:

(صراطِ مستقیم ص۷)

وہابی نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کل کی خبر رکھتے ہیں یا آئندہ جو کچھ ہونے والا ہے کا علم رکھتے ہیں کو شرک و کفر قرار دیتے ہیں۔ مگر اپنے مجدد محمد بن عبدالوہاب نجدی کے متعلق ان کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ آئندہ ہونے والے معاملات کی خبر رکھتے ہیں جیسا کہ کتاب محمد بن عبدالوہاب کے مصنف احمد عبدالغفور عطار اور اس کے مترجم وہابیوں کے شیخ الحدیث ابوالقاسم محمد عبدہٗ الفلاح نے لکھا ہے:

انی ارجوا ان انت قمت
بنصر لا اِلٰہ الا اللہ اَن
یظہرک اللہ تعالٰی وتملک
نجدا و اعرابھا۔

اگر تم لا اِلٰہ الا اللہ کی امداد کے لیے
آمادہ ہو جاؤ تو میں اُمید کرتا ہوں،
کہ اللہ تعالٰی تمہیں غالب کرے گا۔
اور نجد اور اُس کے اعراب کے تم مالک بن جاؤ گے"

(محمد بن عبدالوہاب ص۵۳)

وہابیہ نجدیہ کے نزدیک حبیب ربّ العالمین سید المرسلین صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے نفع اور فیض سے زمین والے فیضیاب ہیں۔ یہ عقیدہ رکھنا وہابیوں کے نزدیک حبیبِ ربّ العالمین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق عقیدہ رکھنا کہ آپ کے نفع اور فیض سے زمین والے فیضیاب ہیں شرک ہے مگر ان کا اپنے مولوی میاں نذیر حسین کے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ:

وہ کون سیدنا مولوی نذیر حسین!
کہ جس کے فیض سے مستفیض اہلِ زمین

(معیار الحق ص۲۵۴)

وہابی نبی پاک صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم کو مجمع علوم نہیں سمجھتے نیز نبی اکرم صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم کی امتناعِ نظر کے قائل نہیں ہیں۔ مگر اپنے فرقہ کے بزرگ میاں نذیر حسین دہلوی کے متعلق ان کا ان ہر دو مسئلہ میں عقیدہ یہ ہے کہ:

عجیب ذات ہے کیا مجمعِ علوم و فنون
کہ جس کا آج نہیں ہند میں نظیر و قریں

(معیار الحق ص۲۵۴ مطبوعہ دہلی)

بلکہ وہابیوں کے نزدیک تو میاں نذیر حسین دہلوی کی کتاب "معیار الحق" بھی بے مثل یکتا ہے۔

باستیصالِ تقلید معین! دریں عالم بود بے مثل یکتا!

(معیار الحق ص۲۵۶ مطبوعہ دہلی)

وہابیوں کے نزدیک محبوبِ خدا صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کو نُور ماننا شرک ہے۔ مگر اپنے فرقہ کے مولوی میاں نذیر حسین دہلوی کی کتاب معیار الحق کے حروف کو نُور مانتے ہوئے لکھتے ہیں :

زطور معنیش بر دل تجلی ! | ز نورِ حرف او ہر دیدہ بینا
بنُور او منور چشم حق بین | ز طبعش خوش دل ہر اہل تقوے

(معیار الحق ص۲۵۶)

وہابیہ کے امام میاں نذیر حسین دہلوی کے فتاویٰ میں ایک مولوی نور الحسن صاحب کی مہر ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں :

' ز نور الحسن جہاں شد منور' (فتاویٰ نذیریہ ص۹ ج ا مطبوعہ دہلی)

مولوی نور الحسن کے نور سے جہاں منور ہو گیا۔ مولوی کے نُور سے جہاں منور ہو گیا پر عقیدہ ہے مگر امام المرسلین کے نُور سے جہاں منور ہو گیا کہنا ان کے نزدیک شرک ہے۔

دیوبندی اور غیر مقلد وہابیوں کے امام اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ :

" یعنی جو کچھ کہ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دُنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت میں، سو اُس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں۔ نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا۔" (تقویۃ الایمان ص۳۱)

لیکن اپنے پیر و مرشد سید احمد کے متعلق اس کا عقیدہ یہ ہے کہ :

" روزے حضرت جل و علا دست راست ایشاں را بدست قدرت خود گرفتہ و چیزے را از اُمور قدسیہ کہ بس رفیع و بدیع بود پیش روئے حضرت ایشاں کردہ فرمود کہ ترا ایں چنیں دادام و چیزہائے دیگر ہم خواہم داد تا کہ شخصے بجناب حضرت ایشاں استدعائے بیعت نمود حضرت دراں زماں علی العموم اخذ بیعت نمی کردند بناءً علیہ آں شخص را ہم قبول نفرمودند آں شخص بیش از بیش الحاح کرد حضرت ایشاں باں شخص فرمودند کہ یک دو روز توقف باید کرد بعد ازاں ہر چہ

مناسب وقت خواہد شد۔ عمل بعمل خواہد آمد باز حضرت ایشاں بنابر استغفار و استیذان بجناب حضرت حق متوجہ شدند و عرض نمودند کہ بندہ از بندگانِ تو استدعا می کند کہ بیعت من نماید و تو دست مرا گرفتہ و ہر کہ دریں عالم دست کسے را می گیرد پاس دست گیری ہمیشہ می کند و اوصاف ترا با خلاق مخلوقات ہیچ نسبتے نیست پس دراں معاملہ چہ منظور است ازاں طرف حکم شد کہ ہر کہ بر دست تو بیعت خواہد کرد گو لکھو کھا باشند ہر یک را کفایت خواہم کرد۔"

(صراطِ مستقیم فارسی ص۱۶۴ مطبوعہ دہلی)

ایک دن حضرت حق جل و علیٰ نے آپ کا داہنا ہاتھ خاص اپنے دستِ قدرت میں پکڑ لیا۔ اور کوئی چیز امورِ قدسیہ سے جو کہ نہایت رفیع اور بدیع تھی۔ آپ کے سامنے کر کے فرمایا کہ ہم نے تجھے ایسی چیز عنایت کی ہے۔ اور چیزیں بھی عطا کریں گے تا آنکہ ایک شخص نے آپ کے پاس حاضر ہو کر بیعت کی درخواست کی اور چونکہ آپ ان ایام میں علی العموم بیعت نہیں لیا کرتے تھے۔ اس لیے اس شخص کی درخواست کو قبول نہ کیا۔ جب اس شخص نے نہایت الحاح اور اصرار کیا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ ایک دو روز توقف کرنا چاہیئے۔ بعد ازاں جو کچھ مناسب وقت ہو گا۔ اس پر عمل کیا جائے گا۔ پھر آپ اجازت اور استغفار کے لیے جناب حق میں متوجہ ہوئے اور عرض کیا کہ بندگانِ درگاہ سے ایک بندہ اس امر کی درخواست کرتا ہے کہ مجھ سے بیعت کرے اور آپ نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا ہے اور اس جہان میں جو کوئی کسی کا ہاتھ پکڑتا ہے، ہمیشہ دستگیری کی پاس کرتا ہے۔ اور حضرت حق کے اوصاف کو اخلاق مخلوقات کے ساتھ کچھ مناسبت نہیں۔ پس اس معاملہ میں کیا منظور ہے۔ اس طرف سے حکم ہوا کہ جو شخص تیرے ہاتھ پر بیعت کرے گا۔ اگرچہ لکھو کھا ہی کیوں نہ ہوں ہم ہر ایک کو کفایت کریں گے۔" (صراطِ مستقیم فارسی ص۱۶۴ مطبوعہ دہلی)

وہابیوں کا عقیدہ نبیِ پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے متعلق یہ ہے کہ کسی

کو نفع نہیں پہنچا سکتے۔ مگر اپنے سید احمد کے متعلق عقیدہ ہے جو ممدوح الوہابیہ والدیوبندیہ مولوی ابوالحسن ندوی نے لکھا ہے۔

"آپ کا پورا پورا سفر بارانِ رحمت کی طرح تھا۔ کہ جہاں سے گزرتا ہے سرسبزی و شادابی بہار و برکت چھوڑ جاتا ہے۔ دیکھنے والوں کا متفقہ بیان ہے کہ جہاں آپ تھوڑی دیر ٹھہر گئے وہاں مساجد میں رونق، اللہ رسول کا چرچا۔ ایمانوں میں تازگی۔ اتباعِ سنت کا شوق۔ اسلام کا جوش پیدا ہو گیا۔ اور کہیں کہیں شرک و بدعت اور رقص کا بالکل خاتمہ ہو گیا۔ اور جو بستیاں اور مقامات آپ کے قدوم سے محروم رہے وہ ان نعمتوں سے محروم رہے۔ سالہا سال تک یہ اثر اور فرق رہا۔"

(سیرت سید احمد شہید ص۱۴۱ ج ۱)

مولانا ذوالفقار علی صاحب فرماتے تھے کہ سید صاحب اس نواح (دیوبند و سہارن پور) کے اکثر قصبہ جات میں تشریف لے گئے۔ وہاں اب تک خیر و برکت ہے۔ اور دو ایک گاؤں اور قصبے ایسے ہیں۔ جہاں نہیں گئے۔ وہاں اب تک وہی نحوست اور شامت باقی ہے۔ چنانچہ جنگلور نہیں گئے۔ وہاں کے لوگوں میں وہی جہالت و قساوت ہے۔ اور ایک مختصر گاؤں ہے۔ جہاں مسلمانوں کے دو چار گھر ہیں اتفاقاً سید صاحب کسی ضرورت سے وہاں بھی گئے ہیں۔ وہاں بھی خیر و برکت پائی جاتی ہے۔ گویا کہ ایک نورِ مستطیل ہے کہ جدھر جدھر وہ گئے اُدھر اُدھر وہ پھیل گیا ہے

(سیرت سید احمد شہید ص۱۴۲ ج ۱)

ابوالحسن ندوی رقمطراز ہیں کہ،

"میاں محمد حسین نواحِ سہارن پور کے ایک بزرگ اور سید صاحب کے مرید نے والد ...... سے فرمایا جہاں جہاں حضرت (سید احمد) کے قدم گئے۔ وہاں وہاں برکت کے آثار پائے جاتے ہیں۔ ایک جگہ تشریف لے گئے اس قصبے میں نومسلموں کا محلہ پہلے ملتا تھا۔ انہوں نے

حضرت کو روک لیا۔ قاضی کے محلے تک نہ جانے دیا۔ اب خدا کی قدرت دیکھئے نومسلموں کا محلہ نہایت سرسبز ہے۔ اور وہ لوگ بہت خوشحال ہیں اور قاضیوں کا محلہ ویران پڑا ہے۔" (سیرت سید احمد شہید ص۱۴۱-۱۴۲ ج ۱)

وہابیوں دیوبندیوں کے مولوی الٰہی بخش کاندھلوی نے سید احمد بریلوی اور اس کے ساتھیوں کے متعلق ایک قصیدہ تہنیت لکھا۔ چند اشعار اُس کے لکھے جاتے ہیں۔ پڑھیں اور اس حقیقت کو آپ جھٹلا نہیں سکیں گے کہ وہابیہ کے نزدیک امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وہ عظمت و رفعت نہیں ہے جو کہ وہ اپنے اکابر کی مانتے ہیں؛

ہے کہ اس نور پر گنبد چرخِ اخضر — جس کے لمعان سے ہے گنبد فرشتوں کی نظر
جس طرف دیکھئے وہ نور نظر آتا ہے — عقلِ اول بھی جسے دیکھ کے رہ جا ششدر
کہ میں غور جو پھر بیٹے زمین کو دیکھا — تھی وہ خورشید سے بھی نور میں زیادہ انور
شرق سے غرب تلک نور سے مالا مال — عرش سے فرش تلک برق سے تھا روشن تر
اس کے انوار سے روشن ہے زمین تا افلاک — اُن کی ہمت سے ہوئی دین کو سو زینت و فر
سید احمد و عالی حسب و فخرِ زمان — رہبر راہ شریعت خلفِ پیغمبر
ہوتا معصوم اگر بعد نبی کے کوئی — ہوتی اس عصر میں عصمت بھی اُسی کے اندر
علم کو اس کے مگر علمِ لدنی کہیے — جو کہ آتا ہے اُسے ہے وہ کیسے مستحضر
خاک پا سے تری اکسیر کو کیا نسبت! — آدمی کو تو فرشتہ کرے اور مس کو زر
تیری صحبت نے ملائک کی کر خاصیت — گو کہ ظاہر میں نظر آتے ہیں ہم شکل بشر
فخر ابنائے زماں قبلۂ اربابِ صفا — کعبۂ اہلِ یقیں ۔ دادرس ہر مضطر
فیض سے تیرے ہوا دم میں وحید دوراں — جس نے دروازے پہ تیرے کیا آ کر بستر

(سیرت سید احمد شہید ص۲۰۱ تا ۲۰۲ ج ۱)

مولوی اشرف علی تھانوی کے متعلق دیوبندی وہابیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ مولانا تھانوی کے پاؤں دھو کر پینا نجات اخروی کا سبب ہے۔ (تذکرۃ الرشید ص۱۱۳ ج ۱)

وہابیوں کے نزدیک نبی پاک صلی اللہ علیہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ ماننا شرک ہے۔ مگر فتاویٰ اشرفیہ میں مولوی اشرف علی تھانوی کو وسیلتنا فی الدارین لکھا ہے۔"

(فتاویٰ اشرفیہ ص۔ ج ۱ مطبوعہ)

دیوبندی وہابی نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور ہونے اور لباس بشری میں تشریف فرما ہونے کا استہزا اڑاتے ہیں۔ اور نورانیت کا انکار کرتے ہیں مگر اپنے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے متعلق ان کا یہ نظریہ ہے:

"مولانا خلیل احمد صاحب تو نور ہی نور ہیں۔ ان میں نور کے سوا کچھ نہیں۔"

(تذکرۃ الخلیل ص۳۵۹)

اپنے مولوی رشید احمد گنگوہی کے متعلق عقیدہ ہے کہ:

کیا وصف کروں اس کا ممتاز
انساں کی شکل میں فرشتہ دیکھا!

(تذکرۃ الخلیل ص۔ تذکرۃ الرشید ص۔)

وہابیوں کے نزدیک امام الانبیا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر و ناظر ماننا شرک ہے مگر اپنے مولوی رشید احمد گنگوہی کے متعلق عقیدہ یہ ہے کہ:

"مولوی محمود حسن صاحب نگینوی فرماتے ہیں کہ میری خوش دامن صاحبہ جو اپنے والد کے ہمراہ مکۂ معظمہ میں بارہ سال تک مقیم رہیں۔ نہایت پارسا اور عابدہ و زاہدہ تھیں۔ سینکڑوں احادیث بھی ان کو حفظ تھیں۔

انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ بیٹا حضرت (گنگوہی) کے بہت شاگرد و مرید ہیں۔ مگر کسی نے حضرت کو نہیں پہچانا۔ جن ایام میں میرا قیام مکۂ معظمہ میں تھا۔ روزانہ میں نے صبح کی نماز حضرت (گنگوہی) کو حرم شریف میں پڑھتے دیکھا۔ اور لوگوں سے سنا بھی کہ یہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی ہیں۔ گنگوہ سے تشریف لایا

کرتے ہیں۔"

(تذکرۃ الرشید ص۲۱۲ ج ۲)

وہابیوں کا محبوب خدا علیہ افضل التحیۃ والصلوٰۃ والسلام کے متعلق عقیدہ ہے کہ وہ بشری کمزوریوں سے بالاتر نہیں۔ مگر رشید احمد گنگوہی نے اپنے متعلق خود ہی یہ کہا ہے کہ:

"سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں مگر اس زمانے میں ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر۔"

(تذکرۃ الرشید ص۱۷ ج ۲)

وہابی امام الانبیا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق سرِعام یہ کہتے پھرتے ہیں کہ کئی مقامات پر اللہ تعالےٰ نے ان کی دعا کو قبول نہیں فرمایا۔ مگر اپنے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے متعلق عقیدہ ہے کہ:

"مولوی خلیل احمد مستجاب الدعوات ہیں۔ اور ان کی کوئی دعا رد نہیں ہوتی۔"

(تذکرۃ الخلیل ص۳۵۵)

وہابی مولوی اکثر علما مسلک حق اہلسنت وجماعت کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان حد سے زیادہ بیان کرتے ہیں۔ مگر دیوبندی وہابی حضرات کو نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ وآلہ وسلم کی شان بیان کرنے کی توفیق نہیں ہوتی۔ ہاں اپنے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے متعلق یہ لکھنے کی توفیق ہوگئی ہے کہ:

"حضرت کے کمالات بیان کرنا میری طاقت سے باہر ہے۔ ان کا ادراک مجھ جیسے ناکارہ کی تو کیا حقیقت ہے۔ بڑوں کو بھی مشکل تھا۔"

(تذکرۃ الخلیل ص۳۵۸)

رشید احمد گنگوہی کے متعلق ان کا نظریہ یہ ہے کہ:

۱؎ نوائے وقت ۱۱ اپریل ۱۹۶۶ء

گر بگویم تا قیامت نعت او
ہیچ آں را مقطع و غایت مجو!

(تذکرۃ الخلیل ص۵۹)

دیوبندی وہابی خلیل احمد انبیٹھوی نے شہنشاہِ ہر دو سرا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق عقیدہ یہ لکھا ہے کہ:

"نفسِ بشریت میں مماثل آپ کے جملہ بنی آدم ہیں۔"[1]

مگر مولوی رشید احمد گنگوہی کو زمانہ بھر میں بے مثل قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

قطبِ عالم، غوثِ دوراں بے مثال!
گنجِ عرفاں نورِ ایقاں خوش خصال!

(تذکرۃ الخلیل ص۵۸)

خلیل احمد انبیٹھوی کا اپنے پیر و مرشد رشید احمد گنگوہی کے متعلق یہ نظریہ ہے کہ:

"میں تو اِس دربار (رشیدی) کے کتوں کے برابر بھی نہیں۔"

(تذکرۃ الخلیل ص۶۰)

وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ امام المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کسی کی فریادرسی نہیں کر سکتے مگر رشید احمد گنگوہی کے متعلق عقیدہ ہے کہ:

"قطبِ عالم، غوثِ دوراں بے مثال
گنجِ عرفاں نورِ ایقاں خوش خصال

(تذکرۃ الخلیل ص۵۸)

وہابی حضرات رحمتِ کائنات کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ رسول کے چاہنے

---

[1] براہینِ قاطعہ ص۳ مطبوعہ دیوبند [2] زمانہ کے فریادرس۔

سے کچھ نہیں ہوتا[1] مگر رشید احمد گنگوہی کے متعلق عقیدہ ہے کہ:

ہادیٔ گم گشتگانِ راہِ حق!
حجتے بر خلق از ربّ الفلق!

(تذکرۃ الخلیل ص۵۸)

نیز مولوی رشید احمد گنگوہی کا مقولہ مولوی عاشق الٰہی میرٹھی نے لکھا ہے کہ:

"بہ قسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانے میں ہدایت و نجات موقوف ہے۔ میرے اتباع پر۔" (تذکرۃ الرشید ص۱۷ ج۲)

وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ ملائکہ و انبیاء بھی ویسے ہی خدا کے بندے ہیں جیسے کہ تم خود ہو۔ اور وہ بھی اُس کی رحمت کے طالب اور اُس کے عذاب سے اسی طرح لرزاں و ترساں ہیں جس طرح تم خود ہو۔ (کتاب الوسیلہ ص۱۲)

مگر اپنے مولوی اشرف علی تھانوی کے پیر کے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ:

"حضرت والا کے متوسلین کے حسنِ خاتمہ کے بکثرت واقعات ہیں جن سے مقبولیت و برکات کا سلسلہ ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ خود حضرتِ والا فرمایا کرتے ہیں۔ کہ حضرت حاجی (یعنی تھانوی صاحب کے پیر) کے سلسلے کی یہ برکت ہے کہ جو بلا واسطہ یا بالواسطہ حضرت سے بیعت ہوا اس کا بفضلہٖ تعالےٰ خاتمہ بہت اچھا ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض متوسلین گو مرید ہونے کے بعد دُنیادار ہی رہے مگر ان کا خاتمہ بھی بفضلہٖ تعالیٰ اولیاء اللہ کا سا ہوا۔"

(اشرف السوانح ص۸۶ ج۲)

وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ (جو کوئی کسی کے متعلق یہ سمجھے کہ) جو بات میرے

---

[1] تقویۃ الایمان ص۲۲

منہ سے نکلتی ہے وہ سب سُن لیتا ہے ۔ اور جو خیال و وہم اس کے دل میں گزرتا ہے وہ سب سے واقف ہے ۔ سو ان باتوں سے مشرک ہو جاتا ہے ۔ اور اس قسم کی باتیں سب شرک ہیں ۔

(تقویۃ الایمان ص۱۱)

لیکن اپنے مولوی اشرف علی تھانوی کے متعلق وہابیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ

" اس امر کی تصدیق بارہا لوگوں سے سُننے میں آئی اور خود بارہا اس کا تجربہ ہوا کہ جو بات دل میں لے کر آئے یا جو اشکال قلب میں پیدا ہوا قبل اظہار ہی اس کا جواب حضرت والا کی زبان فیض ترجمان سے ہو گیا یا باطنی پریشانی کی حالت میں حاضر ہوتے تو خطاب خاص یا خطاب عام میں کوئی بات ایسی فرما دی جس سے تسلی ہو گئی ۔ (اشرف السوانح ص۵۹ ج۳)

وہابیوں کے عقیدہ ہے کہ قبر کو بُت بنانا شرک کی ابتدا ہے ۔ اس لیے اس کے پاس بھی بعض لوگوں کو کبھی آوازیں سُنائی دیتی ہیں ، صورتیں دکھائی دیتی ہیں کوئی عجیب و غریب تصرف نظر آتا ہے ۔ جسے وہ مردہ کی کرامت سمجھتے ہیں ۔ مثلاً کبھی دکھائی دیتا ہے کہ قبر شق ہو گئی ۔ مردہ باہر نکل آیا ۔ باتیں کیں ۔ معانقہ کیا اس طرح کی چیزیں نبیوں اور ان کے علاوہ دوسروں کی قبروں پر بھی پیش آ سکتی ہیں ۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ سب شیطان کی چالیں ہیں ۔ جو آدمی کے بھیس میں ظاہر ہو کر مکر و فریب کا کرشمہ دکھاتا ہوا کہتا ہے کہ میں فلاں نبی یا فلاں شیخ ہوں ۔"

(کتاب الوسیلہ ص۱۵ مصنفہ ابن تیمیہ)

مگر اپنے کانگریسی مولوی حسین احمد ٹانڈوی کے متعلق یہ عقیدہ لکھا ہے کہ :

" مولوی ابراہیم صاحب کی موت کا وقت قریب ہوا تو انہوں نے اپنے بیٹے کو مخاطب کر کے فرمایا ۔

حضرت والا صاحب کھڑے ہیں تو ادب نہیں کرتا ، حضرت مدنی ہنس رہے ہیں ۔ اور بُلا رہے ہیں ، شاہ وصی اللہ صاحب آئے ہیں ۔ مجھ کو اُٹھاؤ ۔" (دارالعلوم بابت مارچ ۱۹۲۶ء ص۳۵)

وہابیوں کے نزدیک نبی پاک صلی اللہ تعالٰے علیہ و آلہٖ وسلّم ، امام عالیمقام سیدنا حسین رضی اللہ تعالٰے عنہ کے نام کی نذر ماننا حرام ہے ۱؎ مگر مولوی ثناء اللہ امرتسری کے لڑکے عطاء اللہ کی طبیعت ناساز ہو جاتے تو اس کی صحت کے شکریہ پر مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی کا اپنی کتابیں تقسیم کرنے کی نذر ماننا جائز ہے ۔

وہابیوں کے نزدیک قبلہ و کعبہ کہنا یا لکھنا ناجائز ہے ۲؎ مگر اپنے سردار مولوی ثناء اللہ امرتسری کو قبلہ و کعبہ لکھا ہے ۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر ص۲ ، ۲۷ نومبر ۱۹۰۸ء)

مولوی رشید احمد گنگوہی کو بھی دیوبندی وہابیوں کے نام نہاد شیخ الہند محمود الحسن نے مرثیہ میں لکھا ہے کہ :

جدھر کو آپ مائل تھے ادھر ہی حق بھی دائر تھا !
مرے قبلہ مرے کعبہ تھے حقانی سے حقانی
حوائج دین و دُنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب
گیا وہ قبلۂ حاجات روحانی و جسمانی ۳؎

وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدائی کاموں میں کوئی دخل نہیں ۴؎

مگر رشید احمد گنگوہی کے متعلق عقیدہ یہ ہے کہ :

جدھر کو آپ مائل تھے ادھر ہی حق بھی دائر تھا ۔ (مرثیہ ص۱۰)

غیر مقلدین اور دیوبندی وہابیوں کے نزدیک انبیاء بھی لا الٰہ الا اللہ کی فضیلت جاننے کے محتاج ہیں ۵؎ مگر اپنے مولوی رشید احمد گنگوہی کے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ :

۱؎ اخبار اہلِ حدیث امرتسر ص۱۲ کالم ۲ ، ۳ ، اکتوبر ۱۹۱۳ء ۔ ۲؎ فتاویٰ رشیدیہ کامل مطبوعہ کراچی ۳؎ مرثیہ ص۱۰۹ ۴؎ اخبار اہلحدیث امرتسر ص۱۲ ، جنوری ۱۹۲۰ء ۵؎ کتاب التوحید مترجم ص۲۹





"درسیات کے پڑھنے اور پڑھانے اور مجاہدہ اور ریاضت ان سب سے بڑی نعمت یہ ہے۔ کہ ایسے حضرات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ ان حضرات کو دیکھنے سے یہ سمجھ میں آگیا کہ اسلام کیا چیز[۱] ہے۔"

وہابیوں کا نبی اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہٖ وسلم کے روضۂ پاک پر زیارت کی نیت سے جانا حرام اور شرک ہے۔ مگر گنگوہ وغیرہ دیوبندی اکابر کے مزارات کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا جائز[۲] ہے۔

مودودی وہابیوں کے نزدیک امام الانبیاء صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہٖ وسلم سے منقول احادیث قیاسیات[۳] بھی ہیں۔ مگر مودودی صاحب کا اپنے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ:

"ایک ایک لفظ جو میں نے اپنی تقریر میں کہا ہے۔ تول تول کر کہا ہے۔

قارئینِ کرام! آپ نے دیوبندی اور اہلِ حدیث اکابر کی خود ساختہ وہابی توحید کا مطلعہ کر لیا ہے اب مسلمان خود فیصلہ فرمائیں جن کے نزدیک خدا کی یہ صفات ہیں ان کا اسلام اور مذہب کیسا ہوگا؟ پھر ان لوگوں کا کردار اور اسلامی حمیت بھی آپ نے ملاحظہ فرمالی۔ کہ اسلام کے نام پر بننے والی مملکت پاکستان کی کیسے ان لوگوں نے متحد ہو کر مخالفت کی۔

شرمِ نبی خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

مسلمانوں کو چاہیئے ایسے عقائد ایسے اکابر اور علماء سُو سے بچیں۔ اور اللہ تعالےٰ سے کئے جانے والے وعدہ نَخلع وَنترکُ مَن یَفجُرُک کا پاس فرمائیں۔

۱؎ افاضات الیومیہ ص۶۳ ج۷ ۲؎ رسائل و مسائل ص۵۵ ج۱ ۳؎ رسائل و مسائل ص۲۰۶ ج۱

سرکارِ غوثِ صمدانی محبوبِ سبحانی سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ
کی شخصیت، سوانح اور خدمات پر ایک مختصر مگر جامع تبصرہ

شاہِ جیلاں رحمۃ اللہ علیہ

تالیف
قاضی عبد النبی کوکب

مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ ماہِ طیبہ سیالکوٹ

علامہ الحاج ابو الحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

کی محققانہ تصانیف

- مدلل تقریریں
- ختمِ غوثیہ کا جواز
- گیارہویں شریف
- [illegible]
- الوہابیت
- [illegible]
- وہابی مذہب
- اہلسنت وجماعت کون ہیں؟
- [illegible]
- وہابیت کا پوسٹمارٹم
- قصرِ وہابیت پر بم
- [illegible]
- [illegible]
- وہابی توحید
- فرقہ ناجیہ
- مدلل خطبات
- عقائدِ وہابیہ
- مخالفینِ پاکستان
- گستاخی کا انجام
- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- میلادِ مصطفےٰ
- [illegible]
- فقہ وہابیہ
- [illegible]
- [illegible]